ماہنامہ

احمدیہ

گزٹ

کینیڈا

جون 2013ء

CANADA

July 5·6·7 2013

جلسہ سالانہ

۲۰۱۳

جماعت احمدیہ کینیڈا کا 37 واں جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کا 37 واں بابرکت جلسہ سالانہ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ پانچ، چھ، سات جولائی 2013ء ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر، مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ جلسہ روحانی، علمی، تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ دراصل یہ جلسہ سالانہ اس مرکزی جلسہ سالانہ کی ایک شاخ ہے جو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 1891ء میں جاری فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے 7 دسمبر 1892ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں جلسہ سالانہ کی عظمت کو یوں بیان فرمایا:

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔“ (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341)

جلسہ سالانہ کے ایام میں پنج گانہ نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی ادا کی جاتی ہے اور علمائے سلسلہ کے نہایت علمی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ الغرض یہ تین دن تبلیغی روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ سالانہ کو ہر پہلو سے بہت ہی بابرکت کرے اور ہر جہت سے کامیاب و کامراں فرمائے اور یہ بہتوں کی رشد و ہدایت کا موجب ہو۔ آمین۔

نیز احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائیں۔ اسی طرح اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں۔ یہ تبلیغ کا ایک نادر موقع ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ کی روحانی برکات و فیوض سے مالامال فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

شاہد منصور

افسر جلسہ سالانہ کینیڈا

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی ماہنامہ مجلّہ

جون 2013ء   جلد نمبر 42   شمارہ 6

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارف

مدیران

ہدایت اللہ ہادی اور فرحان احمد نصیر

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

تکنیکی معاونین

آصف منہاس، مسعود ناصر، فوزیہ بٹ

تزئین وزیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالد

پرنٹرز

جیمنک گرافکس

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی ﷺ	2
☆	ارشادات عالیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	4
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق ارشادات اور نصائح	5
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات	8
☆	جلسہ سالانہ کے متعلق خلفائے احمدیت کی بعض دعائیں	9
☆	جلسہ سالانہ کے دن قریب آ گئے	12
☆	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات از مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب	13
☆	جلسہ سالانہ کی شیریں ثمرات از محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ	16
☆	توکل علی اللہ از مکرم عبدالنور عابدؔ صاحب	18
☆	مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی یاد میں از مکرم مولانا فضل الٰہی انوریؔ صاحب	20
☆	مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب وفات پا گئے	22
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	26
☆	تصاویر: بشیر ناصر	

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡھَہٗ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنٰکَ عَنۡھُمۡ ۚ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَہٗ عَنۡ ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمۡرُہٗ فُرُطًا ٥ (سورة الکھف 29:18)

اور تو خود بھی صبر کر اُن لوگوں کے ساتھ جو صبح بھی اور شام کو بھی اپنے ربّ کو، اس کی رضا چاہتے ہوئے، پکارتے ہیں۔ اور تیری نگاہیں اُن سے تجاوز نہ کریں اس حال میں کہ تو دنیا کی زندگی کی زینت چاہتا ہو۔ اور اس کی پیروی نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی ہوس کے پیچھے لگ گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَلَائِکَةً سَیَّارَةً فُضُلًا یَتَّبِعُوۡنَ مَجَالِسَ الذِّکۡرِ فَاِذَا وَجَدُوۡا مَجۡلِسًا فِیۡہِ ذِکۡرٌ قَعَدُوۡا مَعَھُمۡ وَحَفَّ بَعۡضُھُمۡ بَعۡضًا بِاَجۡنِحَتِھِمۡ حَتّٰی یَمۡلَؤُوۡا مَا بَیۡنَھُمۡ وَبَیۡنَ السَّمَآءِ الدُّنۡیَا فَاِذَا تَفَرَّقُوۡا عَرَجُوۡا وَصَعِدُوۡا اِلَی السَّمَآءِ قَالَ فَیَسۡاَ لُھُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَھُوَ اَعۡلَمُ بِھِمۡ مِنۡ اَیۡنَ جِئۡتُمۡ فَیَقُوۡلُوۡنَ جِئۡنَا مِنۡ عِنۡدِ عِبَادٍ لَکَ فِی الۡاَرۡضِ یُسَبِّحُوۡنَکَ۔ وَیُکَبِّرُوۡنَکَ وَیُھَلِّلُوۡنَکَ وَیَحۡمَدُوۡنَکَ وَیَسۡئَلُوۡنَکَ، قَالَ وَمَا ذَا یَسۡاَ لُوۡنِیۡ ؟ قَالُوۡ یَسۡئَلُوۡنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ وَھَلۡ رَاَوۡا جَنَّتِیۡ؟ قَالُوۡا لَا اَیۡ رَبِّ، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَاَوۡا جَنَّتِیۡ، قَالُوۡا: وَیَسۡتَجِیۡرُوۡنَکَ: قَالَ: وَمِمَّا یَسۡتَجِیۡرُوۡنَنِیۡ: قَالُوۡا : مِنۡ نَارِکَ یَارَبِّ، قَالَ: وَھَلۡ رَاَوۡنَارِیۡ؟ قَالُوۡا: لَا، قَالَ: فَکَیۡفَ لَوۡ رَاَوۡا نَارِیۡ؟ قَالُوۡا: وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَکَ: قَالَ: فَیَقُوۡلُ قَدۡ غَفَرۡتُ لَھُمۡ فَاَعۡطَیۡتُھُمۡ مَا سَاَلُوۡا وَاَجَرۡتُھُمۡ مِمَّا اسۡتَجَارُوۡا قَالَ فَیَقُوۡلُوۡنَ رَبِّ فِیۡھِمۡ فُلَانٌ عَبۡدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَھُمۡ ، قَالَ: فَیَقُوۡلُ: وَلَہٗ غَفَرۡتُ ھُمُ الۡقَوۡمُ لَا یَشۡقٰی بِھِمۡ جَلِیۡسُھُمۡ۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے ربّ انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہو گی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے ربّ! ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیوں کہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزّت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے

پس اے نادانو! خوب سمجھو۔ اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں۔ اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں مسلمان سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے۔ اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اُٹھا لیتے۔ اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیّت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبّر سے کُرسیوں پر بیٹھتے ہیں۔ اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے۔ مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزّت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے اور کبھی شرارت اور تکبّر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے ربّ کریم کو یاد رکھتے ہیں۔ اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔ سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے۔ جو شخص شرارت اور تکبّر اور خود پسندی اور غرور اور دنیا پرستی اور لالچ اور بدکاری کی دوزخ سے اسی جہان میں باہر نہیں۔ وہ اس جہان میں کبھی باہر نہیں ہوگا۔ میں کیا کروں اور کہاں سے ایسے الفاظ لاؤں جو اس گروہ کے دلوں پر کارگر ہوں۔ خدایا مجھے ایسے الفاظ عطا فرما اور ایسی تقریریں الہام کر جو ان دلوں پر اپنا نُور ڈالیں اور اپنی تریاقی خاصیّت سے اُن کی زہر کو دور کر دیں۔

میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں جنہوں نے درحقیقت جُھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کر لیا کہ وہ ہر یک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے اور تکبّر سے جو تمام شرارتوں کی جڑ ہے بالکل دُور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ مگر ابھی تک بجُز خاص چند آدمیوں کے ایسی شکلیں مجھے نظر نہیں آتیں۔ ہاں نماز پڑھتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ نماز کیا شئے ہے۔ جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے۔ جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا۔ صرف تقویٰ پہنچتی ہے۔ ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو۔ دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو۔ سو افسوس ہزار افسوس کہ ان باتوں کا کچھ بھی اثر میں ان میں نہیں دیکھتا۔ مگر دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اُٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دُعا کسی وقت قبول ہوگی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدّر ہی نہیں کہ سچّی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔ اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے میں ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔ اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 397-398)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا کے صوبہ برٹش کولمبیا میں مسجد بیت الرحمٰن کا افتتاح فرمایا

مساجد کی اصل زینت ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں

عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2013ء بمقام مسجد بیت الرحمٰن وینکوور کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ توبہ کی درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمۡ یَخۡشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰٓئِکَ اَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِیۡنَ ۝ (سورۃ التوبہ 18:9)

ترجمہ: اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر سے اسلام اور احمدیت کے تعارف کے نئے راستے کھلتے ہیں، دعوت الی اللہ کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام وسع مکانک کے تحت مکانیت کی وسعت میں مساجد کی وسعت بھی شامل ہے۔ حضور انور نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت اور عبادت کے قیام کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ ماہ ویلنسیا کی مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ اب وہاں سے رپورٹس آرہی ہیں کہ جہاں غیروں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے، اسلام کے بارے میں وہ لوگ جان رہے ہیں، وہاں غیر از جماعت احباب بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ مساجد کی تعمیر سے ذاتی طور پر برکات کے دروازے بھی کھلتے ہیں اور جماعتی برکات تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح نازل ہوتی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیت میں مسجد کو آباد کرنے والوں کا ذکر ہے۔ مساجد کو آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں۔

حضورِ انور نے ایمان کی وضاحت اور تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال ان کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں۔ جو اپنے خدا اور اس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں اور تقویٰ کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا تعالیٰ کے لئے اختیار کرتے ہیں اور اس کی محبت میں محو ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے مومن کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ مومن کا دل ایک نماز سے دوسری نماز تک خانہ خدا میں اٹکا رہتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیاوی کام بھی انسان کے لئے ضروری ہیں لیکن ان دنیاوی کاموں کے دوران بھی خدا تعالیٰ یاد رہنا چاہئے پھر دنیاوی کاروبار بھی دین بن جاتا ہے۔

حضورِ انور نے مومنوں کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی انتہا عبادت ہے۔ فرمایا کہ خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا، اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں وہ ترقی کرے گا اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔ فرمایا کہ جب یہ مقام اور درجہ حاصل ہوتا ہے تو پھر انسان صحیح عابد اور مسجد کا حق ادا کرنے والا بنتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ عبادت کا حق تقویٰ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اور تقویٰ اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔

حضورِ انور نے ایک حقیقی مومن کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بدی سے روکنے والا اور نیکی کی تلقین کرنے والا ہے۔ فرمایا کہ یہ کام اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان اپنے قول وفعل میں ایک جیسا نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم یہ ہے کہ لوگوں سے نرمی اور ملاطفت سے بات کریں۔ اس کا سب سے پہلا اظہار تو ہمارا آپس میں ہونا چاہئے اور خاص طور پر عہدیداروں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس لئے سب سے پہلے تو ہمیں اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس مسجد کے بننے سے جماعت اندرونی طور پر بھی مضبوط ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور مساجد کو آباد کرنے والی ہو۔ یہ مسجد بیت الرحمٰن اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کو سمیٹنے والی ہو اور دعوت الی اللہ کے بھی نئے دروازے اس مسجد کے بننے سے کھلتے چلے جائیں۔

حضور انور نے آخر پر مسجد بیت الرحمٰن کے کچھ اہم کوائف لوگوں کی معلومات اور دلچسپی کے لئے بیان فرمائے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا کہ مساجد کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے کہ اور ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 21 مئی 2013ء)

جلسہ سالانہ کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نصائح

جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

☆ یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے ۔ اور نہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔

☆ ایک دوسرے سے ملو تو مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے انہیں ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کہ غرض و غایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ ادھر اُدھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، اس میں بھرپور حصہ لیں۔

☆ اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

جلسہ کی برکات

... یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کی بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدِ نظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

مہمانوں کو نصیحت

مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنی چاہئیں اور صرفِ نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔

کارکنان کو ہدایات

☆ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

☆ جو میزبان ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے ۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔

☆ اسی طرح کارکن بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو نہایت نرمی کے ساتھ معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

مسجد کے آداب

مسجد میں اور مسجد کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اسی میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو مسجد کا ہی درجہ دینا ہوگا اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

آدابِ نماز

☆ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکرِ الٰہی کرتے اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

☆ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے، جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے تو وہ اس کو باہر لے جائیں۔

☆ اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں یا اگر باپوں کے پاس ہیں تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔ تا کہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

☆ نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں ۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نماز پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو نماز سے بالکل توجہ ہٹ جاتی ہے۔

آدابِ گفتگو

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔

☆ بعض لوگ بلند آواز ے تُو تُو، مَیں مَیں کر کے بات کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں، کریں! بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی اچھی عادت نہیں۔

نظم وضبط

☆ نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اوران کی ہرطرح سے اطاعت کریں۔

صفائی

☆ جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراونڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کردیتے ہیں۔توقطع نظراس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ رکھے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ مہمان بھی اور میزبان بھی دونوں ان چیزوں کا خیال رکھیں۔

☆ صفائی کے آداب ہیں۔ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔

☆ اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یاداشت میں محفوظ کرلیں کہ صفائی کو ہرصورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

خواتین کو نصائح

☆ خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور پردہ کی رعایت رکھیں۔تاہم جو خواتین احمدی مسلمان نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔اگرکسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح رواج دیں۔ایک ایسا ماحول پیدا ہو،خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کررہے ہیں۔پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔

☆ بعض دفعہ خواتین کو دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا،کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔

کھانے کے آداب

☆ ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔بلاوجہ حرص میں آکر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔

☆ اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کرسکیں۔لیکن کارکنان کے لئے بہرحال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہوجائے تو دوبارہ آکرلے جائیں۔

☆ کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کرسکتے ہیں،دوسرے گند کی پھیلتی ہے۔

بازار

☆ ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ،جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں،ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔

ٹریفک

☆ گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔

☆ ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔

☆ اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔

حفاظت

☆ حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا ایک بہت اہم چیز ہے۔اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کردیں،خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔

☆ اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں،جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔تو یہی بہت بڑی سیکورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔

☆ جلسہ گاہ کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہوجایا کریں۔

☆ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلادیں۔

دعا

سب سے اہم دعا ہے۔دعاؤں پر زور دیں۔جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی۔دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2003ء، ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 12 ستمبر 2003ء)

مومن کی شان

☆ ایک مومن کی یہ خاصیت ہے کہ اسے فکر رہتی ہے کہ کہیں اُس کی ذاتی خواہش اور پسند یا بشری غلطیوں کی وجہ سے کوئی ایسی بات نہ ہوجائے جو انتظامات میں کسی خرابی کا باعث ہو۔یا کسی مخفی معصیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوکر بعض مسائل پیدا نہ ہوجائیں،جن تک انسان کی نظر رسائی نہیں کرسکتی۔

... اور یہی ایک مومن کی شان ہے کہ وہ اپنے ہر کام کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے فضلوں کی طرف منسوب کرتا ہے اور اس کی مدد چاہتا ہے۔اور جب ایسی صورت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کی مدد فرماتا ہے۔اور جلسوں کے بارہ میں تو اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا تھا کہ ان کا انعقاد کرو تا کہ جماعت کے مخلصین ایک جگہ جمع ہوکر اپنی دینی اور روحانی ترقی کے بھی اہتمام کریں اور سامان کریں اور ایک دوسرے کو مل کر آپس کی محبت کو بھی پروان چڑھائیں۔پس جب یہ نیک ارادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا جا رہا ہو اور اُس کی خاطر جمع ہونے والے لوگوں کے لئے بہتر سہولتوں اور انتظامات کی کوششیں کی جارہی ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ تو ایسے کاموں میں برکت ڈالتا ہے۔

(باقی صفحہ 27)

اَللّٰہُ بس، باقی ہَوَس

اللہ تعالیٰ (ہماری تمام حاجت برآریوں کے لئے) کافی ہے۔ اس سے منہ موڑ کر دنیا طلبی محض حرص و ہوا کی پیروی ہے۔

یاری گَر فریادرَس، اللّٰہ بَس، باقی ہَوَس — بَخشِندۂ ہر دسترس، اللّٰہ بس باقی ہَوَس

وہ ہمارا مددگار (آقا) ہے۔ فریادیں قبول کرنے والا ہے۔ اُسی پر ہمارا تمام تر تکیہ ہونا چاہئے۔ ہماری سب قوت اور طاقت اُسی کی عطا ہے۔ پس اُسی کو ہر لحاظ سے کفایت کرنے والا یقین رکھنا چاہئے۔

خلّاقِ تو جانے دِہَد، رَزّاقِ تو خوانے نِہَد — رِزقے مجوازہیچکس، اَللّٰہُ بس، باقی ہَوَس

تیرا خالق خدا تعالیٰ تجھے زندگی عطا فرماتا ہے اور تیرا رازق خدا تعالیٰ تجھے (قسما قسم) کی نعمتیں اور خوراک مہیا فرماتا ہے۔ پس تو کسی اور سے (کسی بھی قسم کے) رزق کی جستجو نہ کر۔

اَے مُرغِ جانت ہر زماں، از بہرِ رفتن پر فِشاں — ناگاہ، بگذارَد قفس، اَللہُ بس، باقی ہَوَس

اے بندے! تیری جان کا پرندہ۔ اڑ جانے کے لئے ہر وقت پَر پھیلائے ہوئے ہے۔ (اور کسی بھی وقت) اچانک پنجرے (سینے کی پسلیوں) سے نکل جائیگا۔ اللہ بس۔۔

کوتاہ کُن آمال را، کم کم بجو، اَموال را — تا چند چیدن خار و خس، اَللہُ بس، باقی ہَوَس

اپنی آرزوؤں کو مختصر کر۔ دنیا کے اموال کی اتنی جستجو نہ کر۔ تو کب تک کانٹے اور گھاس جمع کرتا رہے گا۔ اللہُ بس۔۔ (امیدیں/آرزوئیں۔ کانٹے + مال و دولت۔ گھاس پھوس)

با دَولتِ کَون و مکاں، ہنگامِ رفتن از جہاں — نتواں خَرِیدن یک نفس، اَللہُ بس، باقی ہَوَس

جس وقت دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آتا ہے۔ تو دنیا جہاں کی دولت خرچ کرنے سے ایک سانس بھی خریدا نہیں جا سکتا۔ (تو پھر کیوں اللہ تعالیٰ پر ہی سب دارومدار نہ رکھا جائے)

دَر حضرتِ سلطاں رَوِی، بنگر چہ سَوغاتے بَرِی — این جا نیائی باز پَس، اَللہُ بس، باقی ہَوَس

*تو بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار (بارگاہ) میں پیش ہوا چاہتا ہے۔ دیکھ تو لے کیا سوغات (اعمال حسنہ) ساتھ لے جا رہا ہے۔ تو پھر اس جگہ واپس نہیں آئیگا۔ اللہ بس۔۔

اُفتادہ مظہر در بلا، در یاب، یا مُشکل کُشا — در نیم رہ ماندہ فَرَس، اَللہُ بس، باقی ہَوَس

مظہر ایک مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اے مشکل کُشا (خدا تعالیٰ) تو مدد کے لئے (پہنچ) جلد آ۔ (سواری کا) گھوڑا آدھا راستہ چل کر ہی تھک کر رہ گیا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔۔

(حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب رحمہ اللہ کی آخری نظم) — (مرسلہ مکرم حافظ رانا منظور احمد صاحب)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بعض ضروری ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کینیڈا 2005ء کے موقع پر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ کینیڈا کا مصروف ترین دورہ فرمایا۔

حضور انور نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے افتتاح کے موقع پر بروز جمعرات 23 جون 2005ء انتظامی امور کے متعلق زرین نصائح فرمائیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

ہر سال آپ کو نصیحتیں کی جاتی ہیں

حضور انور نے فرمایا:

جلسہ کی ڈیوٹیاں ہر سال لگتی ہیں اور ہر سال ایک فارمل Gathering ہوتی ہے اور ہر سال آپ کو نصیحتیں کی جاتی ہیں اور یہ نصیحتیں اس لئے کی جاتی ہیں کہ گزشتہ سال میں جو باتیں کہی گئی تھیں وہ اکثر بھول جاتی ہیں۔

یہ خدا کے مہمان ہیں

حضور انور نے فرمایا:

یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ جلسہ ہے اور اس میں آنے والے مہمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ یہ لوگ خدا کی باتیں سننے آتے ہیں۔ اس لئے یہ خدا کے مہمان ہیں، اس لحاظ سے آپ لوگوں پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان مہمانوں کی جس حد تک ہو سکے خدمت کی جائے۔

مہمانوں کی باتیں سننی پڑیں گی

حضور انور نے فرمایا:

بعض دفعہ آپ کو تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں گی اور مہمانوں کی باتیں سننی پڑیں گی۔ آپ کو یہ سب کچھ برداشت کرنا چاہئے کیونکہ آپ ان مہمانوں کی خدمت کر رہے ہیں جو خدا کے مہمان ہیں۔

مہمانوں کو کہا جاتا ہے کہ کھانا ضائع نہ کرو

حضور انور نے فرمایا:

جو خوراک کا مہمان نوازی کا شعبہ ہے وہاں زیادہ باتیں سننی پڑتی ہیں۔ فرمایا میں نے آپ کا انتظام دیکھا ہے یہاں اتنی بدمزگی نہیں ہوتی کیونکہ پیک کھانا دیا جاتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ کھانا ضائع ہو رہا ہوتا ہے تو مہمانوں کو کہا جاتا ہے کہ کھانا ضائع نہ کرو تو اس طرح تلخیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

نقائص اور خامیوں کے بارہ میں بتائیں

حضور انور نے فرمایا:

آپ جس حد تک ہو سکے برداشت کریں۔ یہ ضروری چیز ہے اگر کسی مہمان کی طرف سے کوئی سختی ہو تو حوصلہ کے ساتھ اس کو برداشت کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ تمام شعبوں نے اپنا رجسٹر بنایا ہوگا اور اس میں گزشتہ سال کے جلسہ کے دوران شعبہ کے کام میں جو نقائص نظر آئے ہوں گے وہ اس میں درج کئے ہوں گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ شعبہ جات کے منتظمین کو چاہئے کہ اپنے کارکنان کو ان نقائص اور خامیوں کے بارہ میں بتائیں کہ گزشتہ سال شعبہ کے کام میں یہ یہ خامیاں اور نقص رہ گئے تھے ان کو امسال دور کریں۔

بعض دفعہ نئی خامیاں سامنے آجاتی ہیں

حضور انور نے فرمایا:

بعض دفعہ نئی خامیاں سامنے آجاتی ہیں جو گزشتہ سال نہیں آئی تھیں۔ فرمایا عمومی طور پر یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر گزشتہ سال کی خامیاں سامنے رکھی جائیں تو بہتر کام ہوتا ہے۔

صفائی کا شعبہ بھی بہت اہم شعبہ ہے

حضور انور نے فرمایا:

صفائی کا شعبہ بھی بہت اہم شعبہ ہے۔ فرمایا کہ بجائے اس کے کہ مہمانوں کے ساتھ بدمزگی پیدا ہو شعبہ کو اتنا فعال ہونا چاہئے کہ بڑے حوصلہ سے برداشت کر کے صفائی کریں بجائے اس کے کہ مہمانوں کو گھور کے دیکھیں اور بدمزگی پیدا ہو، حوصلہ سے صفائی کردیں۔

ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے

حضور انور نے فرمایا:

جلسہ گاہ اور اس کے ماحول میں نفاست کا اظہار ہونا چاہئے اس طرف توجہ کریں۔ کسی قسم کا بھی گند نہیں ہونا چاہئے، ایک بھی لفافہ، پلیٹ، کپ، گلاس وغیرہ کہیں پڑا نظر نہ آئے صفائی کا یہ شعبہ بڑا فعال ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ صفائی کا معیار اعلیٰ ہونا چاہئے، صفائی مہمانوں پر اور دیکھنے والوں پر بہت اثر پیدا کرتی ہے۔

نماز کی پابندی کریں

حضور انور نے فرمایا:

سب سے اہم کام یہ ہے کہ کارکنان نمازوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہوں۔ فرمایا کہ ہر شعبہ کے منتظمین اس بات کا انتظام کریں کہ ان کے معاونین نماز کی پابندی کریں اور نماز باجماعت ادا کریں۔

فرمایا، پھر ہر وقت، ہر کام دعائیں کرتے ہوئے کریں تا کہ خدا تعالیٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقی سارا نظام اتنا آرگنائز ہو چکا ہے کہ بدمزگیاں پیدا نہیں ہوں گی۔

(باقی صفحہ 27)

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے

جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جلسہ سالانہ کے بارہ میں
خلفائے احمدیت کی بعض دعائیں

حضرت حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

''ادعونی استجب لکم'' یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔

جہاں تک ان سے ہوسکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہوسکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیّت ہے کہ لاالٰہ الااللہ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہ ہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اس پر عذاب آ جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا۔ **فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ**

(سورۃ المائدہ 15:5)

اب تک تم اس دکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نعمت کے بغیر دعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو تا کہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے۔

(حرف دعا سے ایک اقتباس)

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے خدا ! تو ہم کو سچا بنا۔ تو ہمیں جھوٹ سے بچا۔ تو ہمیں بزدلی سے بچا۔ تو ہمیں غفلت سے بچا ۔ تو ہمیں نافرمانی سے بچا۔ اے خدا ہمیں اپنے فضل سے قرآن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہمارے بچوں کو اور ہمارے بوڑھوں کو سب کو یہ توفیق دے کہ وہ تیرے کامل متبع بنیں اور ان تمام لغزشوں اور گناہوں سے محفوظ رہیں جو انسان کا قدم صراط مستقیم سے منحرف کر دیتے ہیں۔ اے ہمارے رب ! ہمارے دلوں میں اپنی محبت پیدا فرما۔ اے ہمارے رب! اپنی تعلیم، اپنی سیاست، اپنے اقتصاد، اپنی معاشرت اور اپنے مذہب کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال۔ ان کی عظمت ہمارے اندر پیدا کر۔ یہاں تک کہ ہمارے دلوں میں اس تعلیم سے زیادہ اور کوئی پیاری تعلیم نہ ہو جو تو نے محمد ﷺ کے ذریعہ ہمیں دی۔ اے خدا ! جو تیری طرف منسوب ہو اور تیرا پیارا ہو وہ ہمارا پیارا ہو۔ اور جو تجھ سے دور ہو اس سے ہم دور ہوں۔ لیکن سب دنیا کی ہمدردی اور اصلاح کا خیال ہمارے دلوں پر غالب ہو اور ہم اس انقلاب عظیم کے پیدا کرنے میں کامیاب ہوں جو تو اپنے مسیح موعود کے ذریعہ سے قائم کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکا ہے۔ آمین **اللھم آمین**۔

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

میرا رب تمہارے ایمانوں میں پختگی اور صدق اور وفا پیدا کرے۔ خدا کی راہ میں تمہارے اعمال اخلاص و ارادت سے پر اور فساد سے خالی ہوں۔ اللہ کرے وہ سب راہیں جن کو تم اختیار کرو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوں۔ میرے رب کی جنتوں میں تمہارا ابدی قیام ہو اور اس کی تسبیح اور حمد کے درمیان **تحیتھم فیھا سلام** تم ایک دوسرے کے لئے سلامتی چاہنے والے اور اپنے رب سے سلامتی پانے والے ہو۔ میرا رب تمہیں حسن عمل اور نیکوکاری کی راہ پر چلنے کی توفیق دیتا چلا جائے یہ دنیا بھی تمہارے لئے جنت بن جائے جہاں شیطان کا عمل دخل نہ رہے اور جب کوچ کا وقت آئے تو فرشتے یہ کہتے ہوئے اس کی ابدی جنتوں کی طرف تمہیں لے جائیں ۔ **سلام علیکم** ۔ اللہ کی سلامتی ہو تم پر۔ اس کی رحمت کے سایہ میں اس کے فضل کے تازہ بتازہ پھل تمہیں ملتے رہیں۔

خدا کی حمد میں مشغول رہنا اور اس کا شکر بجالانا تمہاری عادت بن جائے۔ تم حقیقی معنی میں خدا کی جماعت بن جاؤ۔ میرے رب کی ایک برگزیدہ اور چنیدہ جماعت ! تم پر ہمیشہ میرے رب کی سلامتی نازل ہوتی رہے۔ خدا کرے کہ تمہارے سب اندھیرے تمہارے پیچھے رہ جائیں۔ اللہ کے نور سے تم منوّر رہو۔ تمہارا نور تمہارے آگے آگے چلے۔

عبودیت کا نور نورالسموات والارض کے ساتھ جا ملے اور قرب کا کمال تمہیں حاصل ہو۔ اللہ کی رحمتیں ہمیشہ تم پر برستی رہیں۔ اس کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں۔ سلامتی کے تحفہ کے تم حقدار ٹھہرو۔ خدا کرے کہ ذکر الٰہی میں تم ہمیشہ مشغول رہو اور ذکر الٰہی کے اس سرچشمہ سے ابدی مسرتوں کے چشمے تمہارے لئے پھوٹیں اور بہہ نکلیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیشہ تم پر سایہ فگن رہے۔ تمہاری پاسبانی کرتی رہے اور اس کے لطف و کرم کی چاندنی تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے چھپر کھٹوں پر نور افشانی کرتی رہے۔ تمہارے اعمال اسی کے فضل سے بہتر پھل لائیں۔ تمہارے دل اور تمہارے سینے ہمیشہ نیک تمنّاؤں اور نیک خواہشات ہی کا

گہوارا رہیں۔ جو چاہو تم پاؤ۔ اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کا تحفہ تمہیں ہر آن ملتا رہے اللہ کا وعدہ تمہارے حق میں پورا ہو۔ اس کی محبت کے تم وارث بنو۔ اور تمہارا وجود دنیا پر یہ ثابت کردے کہ اس کی راہ میں عمل اور مجاہدہ کرنے والوں، ایثار اور قربانی دکھانے والوں کو بہترین انعام ملتا ہے۔ اللہ کی محبت کے وہ وارث ہوتے ہیں۔ خدا کرے کہ اس کے قرب کی راہیں تم پر کھول جائیں اور ان راہوں پر گامزن رہنا تمہارے لئے آسان ہو جائے اور اللہ کرے کہ یہ راہیں تمہیں اس کی نعمت اور اس کے فضل کی جنتوں تک پہنچا دیں۔ آرام اور آسائش کی زندگی جہاں تم پر ہمیشہ سلامتی ہوتی رہے۔

میرا رب تمہیں نیکی پر قائم رہنے کی توفیق دیتا چلا جائے تا دنیوی جنت میں تم ان گھروں کے مکین بنے رہو جو ذکر الٰہی سے معمور اور شیطانی وساوس سے بلند و بالا ہیں اور تا اس اُخروی جنت میں بھی بالا خانوں میں تمہارا قیام ہو جہاں فرشتوں کی دعائیں اور تمہارے خالق اور تمہارے رب کی طرف سے سلامتی کا پیغام ہر لحظہ تمہیں ملتا رہے۔ قرآنی انوار سے تمہارے سینہ و دل ہمیشہ منور رہیں اور خدا کرے کے یہ نوران راہوں کی نشان دہی کرتا رہے جو دارالسلام تک پہنچاتی ہیں تمہارے راستے کی سب تاریکیاں دور ہو جائیں۔ رضوان الٰہی کی اتباع اس صراط مستقیم کو تمہارے لئے روشن رکھے جو سیدھی اس کی جنت، اس کی رضا تک پہنچاتی ہے۔

خدا کرے کہ میرے خدا کے روشن نشان تمہارے سینہ و دل میں محبت الٰہی کا ایک سمندر موجزن رکھیں۔ میرا رب تمہیں نیک اعمال، ہر شر اور فساد اور ریا سے پاک اعمال بجالانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔ میرا اللہ خود تمہارا دوست اور ولی بن جائے اس کے قرب میں، سلامتی کے گھر میں تمہارا ٹھکانہ ہو۔

خدا کرے کہ تمہارا وجود دنیا کے لئے ایک مفید وجود ہو جائے۔ ایک دنیا کی دعائیں تمہیں ملتی رہیں۔ سب ہی تمہیں جانیں اور پہچانیں اور سب ہی تمہاری سلامتی چاہیں۔ میرے اللہ کی موہبت خاصہ تمہیں جلد منزل مقصود تک پہنچا دے۔ توکّل اور فرمانبرداری کے مقام پر ثبات قدم تمہیں حاصل ہو۔ لقاء الٰہی کی جنت کے تم وارث بنو۔

خدا کرے کہ توحید خالص کے قیام کا تم نمونہ بنو۔ خدا کرے کہ عشق محمد ﷺ میں تم ہمیشہ مسرور اور مست رہو۔ خدا کرے کہ نور محمدی ﷺ کی شمع تمہارے ہاتھ سے ہر دل میں فروزاں ہو۔ خدا کرے کہ مسیح محمدی ﷺ کی سب دعاؤں کے تم وارث بنو۔

حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع
رحمہ اللہ

اب میں آخر پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا احسان اور فضل اور کرم ہے کہ نہایت ہی پیارے ماحول میں ہر قسم کے فتنہ وفساد سے بچاتے ہوئے ہماری حفاظت فرماتے ہوئے ہمیں اپنی رضا کی خاطر یہاں اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ دنیا کے کونے کونے سے آنحضرت ﷺ کے عشاق یہاں اکٹھے ہوئے۔ لوگ دلیل مانگتے ہیں احمدیت کی صداقت کی، میں اس کے جواب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر پڑھ دیتا ہوں کہ:

ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

پس آج سب دنیا کے پروانے محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج سب دنیا کے پروانے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شمع پر اپنی جانیں فدا کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ آج سب دنیا کے پروانے اللہ تعالیٰ کے عشق کے گیت گانے کے لئے یہاں اکٹھے ہیں۔ یہ پروانے جب واپس لوٹیں گے تب بھی یہ گیت گاتے ہوئے واپس جائیں گے۔ ان کا تو اٹھنا و بیٹھنا اللہ اور رسول کی محبت بن چکا ہے۔ اب بھی دعائیں کرتے ہیں، واپسی پہ بھی دعائیں کریں گے۔ پھر آئیں گے تو دعائیں کرتے ہوئے آئیں گے اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی۔

سب کا نام لے کر بیان کرنا تو اس وقت مشکل ہے ان سب کے لئے آپ دعائیں کریں۔ اللہ ان سب کے ناموں سے واقف ہے۔ اس کی ان کے دلوں پر نظر ہے۔ وہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب جو یہاں موجود ہیں ہمیں بھی اللہ تعالیٰ خیر و عافیت کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا کرے اور خیر و عافیت اور محبت کے ساتھ ہی پھر ملائے، پھر جدا ہوں اور پھر ملاتا رہے خدا تعالیٰ کا یہ وہ وصل و وداع ہے جو خدا کی خاطر ہے جہاں وصل بھی پیارا ہے اور وداع بھی پیارا ہے۔ غالب کا وہ شعر مجھے یاد آرہا ہے جس میں وہ کہتا ہے۔

وداع و وصل جداگانہ لذّت دارد
ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز

جماعت احمدیہ انگلستان کے 37ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ میں خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ہمیں ان دعاؤں سے دور کردے۔ ان دنوں آپ بھی بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ تمام آنے والے مہمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کچھ لوگ آرہے ہیں، راستے میں ہیں، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کے لئے جو گھروں میں بیٹھے ہیں، اپنی خواہش کے باوجود نہیں آسکے ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکر گزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس کے دینے والے کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکر گزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر پھر میں ایک اور دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔ جیسا کہ کل بھی میں نے کہا تھا کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ جلسہ کی تمام علمی اور روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 19 ستمبر 2003ء)

یہ جلسہ، رضائے الٰہی کا جلسہ

شروع تھا پچھتر پیاروں کا جلسہ
مہدیؑ کے اُن جاں نثاروں کا جلسہ

وہ جلسہ بنا جس کی مہدیؑ نے رکھی
بنا اب ہے لاکھوں ہزاروں کا جلسہ

ضیا سے منور تھے مہدیؑ کے جلسے
منور ہے اب، خلفا پیاروں کا جلسہ

خلافت ہے شمع، تو پروانے ہیں یہ
خلافت کے ان کے پاسداروں کا جلسہ

روکا تھا اک، ہر جگہ ہو رہے ہیں
یہ جلسہ جو مہدیؑ کے پیاروں کا جلسہ

بابرکت مصالح پر مشتمل ہے
عرفان و حکمت کے دھاروں کا جلسہ

محبت ہو غالب، رسولؐ اور خدا کی
یہ ہرگز نہیں دنیا داروں کا جلسہ

دکھی انسانیت کی بھلائی کریں جو
جاری ہے خدمت گزاروں کا جلسہ

جو دربان ٹھہرے درِ مصطفٰےؐ کے
ہے جاری اُنہیں چوبداروں کا جلسہ

اسلام پھیلے، یہی بے قراری
ہے جاری اُنہیں بے قراروں کا جلسہ

اک ہاتھ پر سب ہیں گورے یا کالے
اخوت کے پیارے نظاروں کا جلسہ

محبت کے بدلے میں ایذا رسانی
ہے جاری اُنہیں دلفگاروں کا جلسہ

لہرا دیا سارے عالم میں پرچم
یہ جلسہ اُنہیں علَم داروں کا جلسہ

یہ جلسہ تو گویا ہے اک ابرِ رحمت
برکت رواں آبشاروں کا جلسہ

نہیں جاہ وحشمت کی چاہت جنہیں کچھ
ہے جاری اُنہیں خاکساروں کا جلسہ

اذنِ خدا سے ہوا تھا جو جاری
ہے جاری مسیحؑ کے دلاروں کا جلسہ

دعائیں ہیں، آنسو ہیں، اور سسکیاں ہیں
ہے کوکبؔ یہاں، غمگساروں کا جلسہ

(مکرم سعید احمد کوکبؔ صاحب)

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988-3494

ای میل:

manager@ahmadiyyagazette.ca

جلسہ سالانہ پر نہ آنے والوں پر اظہارِ افسوس

دسمبر 1899ء کے جلسہ سالانہ پر بہت کم لوگ آئے۔ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بہت اظہارِ افسوس کیا اور فرمایا:

''ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔''

پھر فرمایا۔

''جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہیئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہیئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔''

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 455)

جلسہ سالانہ کے دن قریب آگئے

جلسہ سالانہ کی بنیاد سیّدنا امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے 1891ء میں رکھی گئی۔ آپ نے اس جلسہ کے آغاز کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اسی کی طرف سے ملنے والی راہنمائی کے نتیجہ میں فرمایا اور اسی وقت یہ بھی اعلان فرمادیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے جاری ہونے والا ایک انتظام ہے جو دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا اور اس کا فیض ساری دنیا کو اپنے احاطہ میں لے لے گا۔

1891ء کے پہلے جلسہ میں صرف 75 مخلصین جماعت نے شرکت کی۔ کیسے فدا کار اور خوش نصیب تھے وہ شرکاء جلسہ جن کے اسمائے گرامی ہمیشہ کے لئے تاریخ احمدیت کا حصہ بن گئے۔ جلسہ سالانہ سال بہ سال ترقی کرتا گیا اور اس کا دامن فیض وسعت پذیر ہوتا رہا۔ ہندوستان کی تقسیم کے بعد پاکستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں مرکزی جلسے بڑی شان سے ہونے لگے اور پھر دنیا کے باقی ملکوں میں بھی ان جلسوں کی داغ بیل پڑی اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ جلسہ دنیا کے کم وبیش ایک سو سے زائد ممالک میں ہر سال منعقد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ کیا ہے؟ رحمت کا ایک بادل ہے جو ساری دنیا پر چھا گیا ہے اور اس بادل سے اترنے والی روحانی بارشیں قریہ قریہ اور بستی بستی بندگان خدا کے دلوں کو علوم ومعرفت سے سیراب کرتی چلی جاتی ہیں۔

الحمدللہ کہ اب اس جلسہ سالانہ کے دن بہت قریب آگئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کی تائید ونصرت اور حفاظت کے سایہ میں یہ جلسہ سالانہ جو جماعت احمدیہ کینیڈا کا 37 واں جلسہ سالانہ ہے امسال بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مورخہ 5 تا 7 جولائی 2013ء کو ایئرپورٹ کے قریب انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کینیڈا کا ایک نہایت ایمان افروز روحانی جلسہ ہوتا ہے۔ یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں اور نہ دنیاوی میلوں کا رنگ رکھتا ہے۔ حصولِ علم ومعرفت اور قرب مولیٰ کی راہوں کے متلاشی، عشاق اسلام واحمدیت، بیرون ممالک اور کینیڈا کے دور دراز شہروں سے اس نیک ارادہ سے اس جلسہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ ہمیں صحبت صالحین سے مستفید ہونے کا موقع ملے اور ہم روحانی اعتبار سے ایک نئی زندگی لے کر اور اپنے سینوں میں خدمت اسلام کا عزم صمیم لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ یہی وہ اعلیٰ مقاصد ہیں جن کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے نہایت دردمندانہ دعائیں کیں۔ خدا کرے کہ ان دعاؤں کا فیض ہمیشہ جاری ساری رہے۔ آمین۔

اس روحانی جلسہ سالانہ کے ماحول کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے کہ یہ جلسہ دعاؤں، ذکر الٰہی اور مومنانہ محبت واخوت کے پاکیزہ ماحول میں منعقد ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے آئینہ دار اس جلسہ سالانہ میں روزانہ نماز تہجد اور پانچوں نمازوں کا باجماعت اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ درس القرآن یا درس الحدیث پیش کیا جاتا ہے۔

کینیڈا کے دور دراز شہروں اور بیرون ممالک سے آئے ہوئے ہزار ہا مخلصین کو باہم متعارف ہونے اور باہمی محبانہ تعلقاتِ اخوت استوار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مختلف رنگ ونسل اور قومیتوں کے لوگ پہلی بار بھی اس محبت اور وارفتگی کے عالم میں ملتے ہیں کہ گویا لمبے عرصہ کے بعد دو بھائی ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو؟ احمدیت کی برکت سے دیس بدیس کے اجنبی اور ناواقف لوگ رشتہ اخوت میں منسلک ہوچکے ہیں اور جلسہ سالانہ کے دن ان روحانی بھائیوں اور بہنوں کے باہم ملنے اور رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کے دن ہوتے ہیں۔

پھر جلسہ سالانہ کے دنوں میں نئے احمدیوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملتا ہے۔ بلکہ دوران سال رخصت ہوجانے والے بھائیوں اور بہنوں کے لئے دعائے مغفرت کا بھی موقع ملتا ہے۔ الغرض بے شمار روحانی اور علمی فوائد ہیں جو شرکائے جلسہ کو ان تین بابرکت دنوں میں نصیب ہوتے ہیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں علماء سلسلہ کے نہایت علمی، تحقیقی، تربیتی اور تبلیغی خطابات ہوتے ہیں اور سارا وقت دعاؤں، عبادات اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں بسر ہوتا ہے۔ ان ایمان افروز خطابات سے سامعین کو بیش قیمت نکاتِ معرفت سے اپنے دامن بھرنے کی توفیق ملتی ہے۔ ذہنوں کو جلاء اور دل کو پُر جوش ولولہ نصیب ہوتا ہے۔

الغرض یہ تین دن تبلیغی، روحانی اور علمی ترقی کے انمول ایّام ہیں ان سے احباب جماعت کو بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

نیز آپ سے درخواست ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں اور اپنے ساتھ غیر از جماعت دوستوں کو بھی بکثرت لائیں کیونکہ یہ تبلیغ کا سب سے نادر موقع ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ سالانہ کو غیر معمولی کامیابی اور برکت عطا فرماتے ہوئے جماعت کی وسعت اور ترقی کا ایک تازہ نشان بنادے۔ اور یہ بہتوں کی رشد وہدایت کا موجب ہو۔ اور اس جلسہ کو ہر جہت سے ان سب مقاصد کو پورا کرنے والا بنادے جن کی خاطر اس جلسہ سالانہ کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیش بہا مقبول دعاؤں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کو بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہمان نوازی کے ایمان افروز واقعات

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اکرام ضیف اخلاق فاضلہ میں سے ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ تحریر فرماتے ہیں:

اکرام ضیف اخلاق فاضلہ میں سے ہے اور سوسائٹی اور تمدن کے لئے بمنزلہ روح کے ہے لیکن انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کمال اخلاق کا بہت بڑا حصہ ہے۔ کامل طور پر یہ خلق ان میں پایا جاتا ہے اور پھر اکمل واتم صورت میں صاحب خلق عظیم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ حضور کا بروز اور مظہر ہیں اس لئے آپ میں اکرام ضیف کی شان پوری تجلی کے ساتھ نمایاں ہے اور سچ پوچھو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت یہ ایمان کا ثمرہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرۃ پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ میں تو کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی زندگی دنیا کے سامنے پیش کرو۔ وہ ہزار دلائل سے بڑھ کر موثر ہوگی۔ اس قسم کا ایثار نفس دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کیا معمولی آدمیوں کا خاصہ ہوسکتا ہے؟

کھانے میں برکت

اسی طرح آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوریؓ نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چند مہمانوں کی دعوت کی اور ان کے واسطے گھر میں کھانا تیار کروایا۔ مگر عین جس وقت کھانے کا وقت آیا اتنے ہی اور مہمان آگئے اور مسجد مبارک مہمانوں سے بھر گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اندر کہلا بھیجا اور مہمان آگئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ۔ اس پر بیوی صاحبہؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اندر بلوا بھیجا اور کہا کہ کھانا تو تھوڑا ہے، صرف ان چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا جن کے واسطے آپ نے کہا تھا مگر شاید باقی کھانے کا تو کچھ کھینچ تان کر انتظام ہوسکے گا لیکن زردہ تو بہت ہی تھوڑا ہے اس کا کیا کیا جاوے۔ میرا خیال ہے کہ زردہ بھجواتی ہی نہیں۔ صرف باقی کھانا نکال دیتی ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا نہیں یہ مناسب نہیں۔ تم زردہ کا برتن میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ حضرت صاحب نے اس برتن پر رومال ڈھانک دیا اور پھر رومال کے نیچے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں زردہ میں داخل کردیں اور پھر کہا اب تم سب کے واسطے کھانا نکالو خدا برکت دے گا۔ چنانچہ میاں عبداللہ صاحبؓ کہتے ہیں کہ زردہ سب کے واسطے آیا اور سب نے یہ کھایا اور سب سیر ہوگئے۔

کھانے پر دم کرنا

حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اماں جانؓ نے فرمایا:

ایسے واقعات بارہا ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح والدہ صاحبہؓ نے فرمایا یہی کہ تھوڑا کھانا تیار ہوا اور پھر مہمان زیادہ آگئے۔ مثلاً پچاس کا کھانا ہوا تو سو آگئے لیکن وہی کھانا حضرت صاحب کے دم سے کافی ہوجاتا رہا۔

پھر حضرت والدہ صاحبہؓ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ کوئی شخص حضرت صاحب کے واسطے ایک مرغ لایا۔ میں نے حضرت صاحب کے واسطے اس کا پلاؤ تیار کروایا تھا مگر اسی دن اتفاق ایسا ہوا کہ نواب صاحب نے اپنے گھر میں دھونی دلوائی تو نواب صاحبؓ کے بیوی بچے بھی ادھر ہمارے گھر آگئے اور حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کو بھی کھانا کھلاؤ۔ میں نے کہا کہ چاول تو بالکل ہی تھوڑے ہیں صرف آپ کے واسطے تیار کروائے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا چاول کہاں ہیں۔ پھر حضرت صاحب نے چاولوں کے پاس آکر ان پر دم کیا اور کہا اب تقسیم کردو۔ والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ان چاولوں میں ایسی برکت ہوئی کہ نواب صاحبؓ کے سارے گھر نے کھائے اور پھر بڑے مولوی صاحب (یعنی حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ) اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو بھی بھجوائے گئے اور قادیان میں اور بھی کئی لوگوں کو دیئے گئے اور چونکہ وہ برکت والے چاول مشہور ہوگئے تھے اس لئے کئی لوگوں نے آکر ہم سے مانگے اور ہم نے تھوڑے تھوڑے تقسیم کئے اور وہ سب کے لئے کافی ہوگئے۔

(سیرت طیبہ صفحہ 302-303)

پگڑی کے کپڑا میں کھانا باندھ کردینا

”حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تھا تو حضرت صاحب اندر سے میرے لئے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگایا۔ جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مفتی صاحبؓ یہ کھانا کس طرح ساتھ لے جائیں گے کوئی رومال بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں کچھ انتظام کرتا ہوں اور پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک کنارہ کا ٹکڑا پھاڑا اور اس میں وہ کھانا باندھ دیا۔“ (الحکم، 28 جنوری 1934ء صفحہ 3)

مہمان کی خاطرداری

حضرت قمرالانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں:

”قاضی محمد یوسف صاحبؓ پشاور نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحبؓ پسر مولوی غلام حسن

خان صاحبؓ پشاوری مسجد مبارک میں کھانا کھا رہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا۔ ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی۔ چونکہ مجھے مکھی سے طبعاً نفرت ہے میں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر حضرت کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت حضرت صاحب اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ پاس سے گزری تو اس نے حضرت سے یہ ماجرا عرض کر دیا۔ حضرت صاحب نے فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالے کر دیا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن ہی میں چھوڑ دیا۔ وہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی اور کہا کہ لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دے دیا ہے۔ اس وقت مسجد میں سید عبدالجبار صاحبؓ بھی جو گزشتہ ایام میں کچھ عرصہ بادشاہ سوات بھی رہے ہیں، موجود تھے۔ چنانچہ وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔'' (سیرت المہدی، جلد اوّل، صفحہ 309)

مہمان کی خواہش پوری کرنا

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدتوں دونوں وقت کا کھانا مہمانوں کے ہمراہ باہر کھایا کرتے تھے۔ کبھی پلاؤ اور زردہ پکتا تو مولوی عبدالکریم صاحبؓ ان دونوں چیزوں کو ملا لیا کرتے تھے۔ آپ یہ دیکھ کر فرماتے کہ ہم تو ان دونوں کو ملا کر نہیں کھا سکتے۔ کبھی مولوی صاحبؓ کھانا کھاتے ہوئے کہتے کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے تو حضرت صاحب فوراً دسترخوان پر سے اٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے۔

میاں نظام الدین صاحب کے ساتھ کھانا کھانے کا واقعہ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ بیان کرتے ہیں۔

''ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کے بعد مسجد مبارک کی دوسری چھت پر مع چند احباب کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے۔ ایک احمدی میاں نظام الدین ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی دریدہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے۔ اتنے میں کئی دیگر اشخاص خصوصاً وہ لوگ جو بعد میں لاہوری کہلائے، آتے گئے اور آپؑ کے قریب بیٹھتے گئے۔ جس کی وجہ سے میاں نظام الدین کو پرے ہٹنا پڑتا رہا حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ تک پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو آپ نے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام الدین کو مخاطب کر کے فرمایا آؤ میاں نظام الدین صاحبؓ ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں اور یہ فرما کر مسجد کے صحن کے ساتھ جو کوٹھڑی ہے اس میں تشریف لے گئے اور حضرت صاحب نے اور میاں نظام الدینؓ نے کوٹھڑی کے اندر ایک پیالہ میں کھانا کھایا اور کوئی اندر نہیں گیا۔ جو لوگ قریب آ کر بیٹھتے گئے تھے ان کے چہروں پر شرمندگی ظاہر تھی۔''

(سیرت طیبہ، صفحہ 188)

مہمان کو اپنا لحاف دے دیا

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے فرمانے لگے مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر جائے گی۔ نیچے آ کر میں نے نبی بخش نمبردار کو بہت برا بھلا کہا کہ تم حضرت صاحب کا لحاف بچھونا بھی لے آئے۔ وہ شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ جس کو دے چکا ہوں اس سے کس طرح واپس لوں۔ پھر میں مفتی فضل الرحمٰن صاحبؓ یا کسی اور سے ٹھیک یاد نہیں رہا لحاف بچھونا مانگ کر اوپر لے گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کسی اور کو دے دو مجھے تو اکثر نیند بھی نہیں آیا کرتی اور میرے اصرار پر بھی آپ نے نہ لیا اور فرمایا کسی مہمان کو دے دو پھر میں لے آیا۔

(اصحاب احمد از ملک صلاح الدین۔ جلد چہارم، صفحہ 126)

مہمانوں کی عادت اور پسند کا خیال رکھنا

ایک اور روایت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ بیان کرتے ہیں:

''میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا۔ حضرت صاحب تشریف لے آئے۔ دیکھ کر فرمایا آپ دال سے روٹی کھا رہے ہیں؟ اور اسی وقت منتظم کو بلایا اور فرمانے لگے کہ آپ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں۔ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں۔ ہر ایک سے دریافت کرو کہ ان کو کیا کیا چیز کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے کھانا لایا مگر میں کھانا کھا چکا تھا۔''

(اصحاب احمد از ملک صلاح الدین۔ جلد چہارم صفحہ 141)

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی سے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت نہایت درجہ مہمان نواز تھی اور جو لوگ جلسہ کے موقعہ پر یا دوسرے موقعوں پر قادیان آتے تھے خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی وہ آپ کی محبت اور مہمان نوازی سے پورا پورا حصہ پاتے تھے اور آپ کو ان کے آرام و آسائش کا از حد خیال رہتا تھا۔ آپ کی طبیعت میں تکلف بالکل نہیں تھا اور ہر مہمان کو ایک عزیز کے طور پر ملتے تھے اور اس کی خدمت اور مہمان نوازی میں دلی خوشی پاتے تھے۔

اوائل زمانہ کے آنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی مہمان آتا تو آپ ہمیشہ اسے مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملتے، مصافحہ کرتے، خیریت پوچھتے، عزت کے ساتھ بٹھاتے، گرمی کا موسم ہوتا تو شربت بنا کر پیش کرتے، سردیاں ہوتیں تو چائے وغیرہ تیار کروا کے لاتے، رہائش کی جگہ کا انتظام کرتے اور کھانے وغیرہ کے متعلق مہمان خانہ کے منتظمین کو خود بلا کر تاکید فرماتے کہ کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ (سلسلہ احمدیہ، جلد اول، صفحہ 43)

ایک دوسری روایت میں حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے سیرۃ طیبہ میں یہ تحریر فرماتے ہیں۔

ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر راولپنڈی میں دکان کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا تھا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور قریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا تو کسی نے میرے کمرے کے دروازہ پر دستک دی۔ میں نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں۔ آپ کو شاید دودھ کی عادت ہو گی اس

لئے یہ دودھ آپ کے لئے لایا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے کہ سُبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔ یہ خدا کا برگزیدہ اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذّت پاتا اور کتنی تکلیف اٹھاتا ہے!!۔

اس واقعہ سے مسیح کے جذبہ مہمان نوازی کا کسی قدر اندازہ ہوسکتا ہے۔ (سیرت طیبہ، صفحہ 69-70)

مہمانوں کو خود گھر سے کھانا لاکر پیش کرنا

حضرت ڈاکٹر محمد مفتی صادق صاحبؓ روایت فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دوستوں کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ میں نے مسجد مبارک میں حضورؑ سے ملاقات کی۔ باتیں کرتے رہے فرمانے لگے۔ مفتی صاحب آپ کو بھوک لگی ہوگی۔ میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ میں نے سمجھا اندر سے کسی خادمہ کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ حضورؑ ایک کھڑکی میں سے تشریف لایا کرتے تھے۔ جو کہ مسجد کی طرف کھلتی تھی۔ چند منٹ کے بعد وہ کھڑکی کھلی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضور خود مجمع اٹھائے ہوئے جس میں سالن اور روٹی رکھی ہوئی تھی آئے، بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ تو اس پر حضور نے فرمایا مفتی صاحب آپ روتے کیوں ہیں۔ ہم تو اپنے دوستوں کی اس لئے خدمت کرتے ہیں۔ تا کہ وہ بھی اپنے دوستوں کی خدمت کریں اور ہم تو لوگوں کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں۔ میں نے کہا دیکھو یہ خدا کا پاک مسیحؑ میرے جیسے نابکار کی خدمت کرتا ہے۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ اصل میں انبیاء دنیا کی خدمت کے لئے آتے ہیں۔ وہ دنیا کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ تا کہ لوگ ان کے اسوہ سے سبق حاصل کریں۔

(اخبار الحکم 14-21 نومبر 1936ء صفحہ 3)

مہمانوں کے ساتھ شفیق باپ کی طرح سلوک

حضرت مولوی فضل محمد صاحبؓ مہاجر روایت فرماتے ہیں کہ:

’’حضور کا اپنے مہمانوں سے بالکل ایسا تعلق تھا جو ایک شفیق باپ کا اپنی عزیز اولاد سے ہوتا ہے بلکہ اگر پورے طور پر دیکھا جائے تو ایک شفیق سے شفیق باپ بھی اپنی اولاد سے ایسا سلوک نہیں کر سکتا۔ حضور ابتداء میں بھی اپنے مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور اس میں بھی حضور کا طریق یہ ہوتا کہ مہمان کی دلداری اور خاطر ملحوظ رکھتے اور کبھی کبھی حضور پاس موجود رہتے اور مہمان اکیلے کھانا کھالیتے۔

ایک دفعہ مسجد مبارک میں کچھ دوست کھانا کھانے بیٹھے۔ حضور اندر سے تشریف لائے اور حضور بھی مہمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ میں نے حضور کو کھانا کھاتے دیکھا حضور چھوٹا سا ٹکڑا لیتے تھے اور اس سے ذرا سا سالن لگاتے تھے اور اسے کھاتے تھے۔ اپنے سامنے سے بوٹیاں اٹھا اٹھا کر دوسروں کے برتنوں میں رکھتے جاتے تھے۔ مجھے اس وقت خیال گذرا کہ کون باپ ہوگا جو ایسی شفقت اپنے بچوں سے کرتا ہوگا۔ (الحکم۔21 جنوری 1935ء، صفحہ 3-4)

مہمان کا سامان خود اٹھانا

ایک دفعہ جب قادیان سے وطن کو واپس ہونے لگا۔ تو حضرت اقدس نے میری جو گٹھڑی تھی فوراً اپنے قبضہ میں کر لی۔ میں نے ہر چند حضرت سے لینی چاہی۔ لیکن حضور نے نہ دی اور حضورؑ خود اٹھا کر میرے ساتھ ساتھ گئے اور یکے پر سوار کر کے وہ گٹھڑی اندر رکھوادی۔ (الحکم۔21 فروری 1934ء، صفحہ 3)

بچے ہوئے ٹکڑوں پر گزارا کرنا

حضرت شیخ عرفانی صاحبؓ مؤرخ سلسلہ کی ایک روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت اقدس امرت سر میں تھے۔ سب مہمانوں کو کھانا کھلا دیا گیا۔ حضرت اقدس کے لئے کھانا رکھنا یاد نہ رہا۔ جب رات کو کچھ حصہ گزر گیا تو حضور نے کھانے کے متعلق دریافت فرمایا۔ دیکھا تو کھانا کچھ باقی نہ تھا۔ فرمایا وہ دستر خوان لے آؤ جس پر مہمانوں نے کھانا کھایا ہے۔ وہ لایا گیا۔ اس میں جو بچے ہوئے ٹکڑے تھے ان میں سے چند ٹکڑے کھالئے۔

حضرت اقدس نے اپنے ایک عربی قصیدہ میں ابتدائی ایام میں گھر والوں کی طرف سے مہیا کردہ خوراک کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

لفاظات الموائد کان اُکلی
فصرت الیوم مطعام الاھالی

ترجمہ: ایک وقت تھا کہ دستر خوان کے ٹکڑے میں کھاتا تھا۔ اب یہ حالت ہے کہ کئی قبیلے مجھ سے پرورش پا رہے ہیں۔

امر واقع یہ ہے کہ آج دنیا بھر میں مسیح کے لنگر کا فیض عام ہے اور اپنی جملہ برکتوں، فضلوں، رحمتوں اور انعاموں سے بھرا پڑا ہے کہ تاریخ اس کی گواہ ہے۔

افتتاح مسجد بیت الرحمٰن وینکوور

ہوگیا تعمیر پھر اک اور خانۂ خدا
رحمتوں اور برکتوں کا اور ہے اک در کھلا

مسجدِ رحمٰن ہوگی باعثِ رشد و فلاح
چار سو گونجے گی اب اللہ اکبر کی صدا

پھر خدا کے نام کا ڈنکا بجے گا جابجا
پھر سنے گی شوق سے آواز یہ خلقِ خدا

پھیلے گا اسمِ محمدؐ کا اجالا ہر طرف
پھر سنے گا شہر سارا نغمۂ صلِّ علیٰ

خوبصورت مسجدیں رکھتی ہیں بندوں پر یہ حق
بادۂ عرفاں کی مستی میں عبادت ہو ادا

افتتاح کے واسطے تشریف لائیں ہیں حضور
حضرتِ مسرور کی فرما حفاظت اے خدا

شوقِ نظارہ سے ہے ہر دیدہ و دل فرشِ راہ
منتظر تھا آپ کی آمد کا سارا کینیڈا

جس نے سرانجام دی خدمت کسی بھی طور پر
ہے دعا صابرؔ کی اللہ دے اُسے اس کی جزا

(مکرم محمد اسلم صابرؔ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا)

جلسہ سالانہ کے شیریں ثمرات

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

جلسہ سالانہ اجتماعی ذکر الٰہی کا ایک روح پرور اور وجد آفریں نمونہ پیش کرتا ہے۔ رات کے پچھلے پہر کی رحمت بار فضاؤں میں دسمبر کی شدید سردی میں فرزانے اپنے گرم بستر چھوڑ کر کم عمر بچوں کو ساتھ لے کر نماز تہجد کے لئے مساجد کی طرف رواں ہو جاتے ہیں۔ قرآنی دعاؤں اور درود وسلام کی دھیمی دھیمی آوازیں تیز تیز اُٹھتے ہوئے قدموں کی آواز کے ساتھ مل کر عجب سماں پیدا کرتی ہیں فرشتے نور کی بارش برساتے ہیں۔ نماز کے لئے بلاوے کی دلکش آوازوں کی گونج سے بستی میں آسمان کی وسعتوں تک تموج پیدا ہوتا ہے۔ امام وقت کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ مساجد میں درس القرآن کا دور چلتا ہے۔ تقاریر کے روحانی مائدے ہر طرف ہر لمحہ ذکر الٰہی اور ذکر رسول حضرت محمد ﷺ سے منور ہوتے ہیں۔ تین دن کا روحانی ریفریشر کورس لقائے الٰہی کے حصول کی راہوں کو روشن کرتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

''انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کے ذکر کو بلند کرنے کی مثالیں تو ہر جگہ مل جاتی ہیں مگر اتنی کثرت کے ساتھ جماعتی رنگ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور اسلام کے نام کو بلند کرنے کے لئے جمع ہونے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔''

(المصلح۔ یکم جنوری 1955ء)

حضرت محمد ﷺ کی یہ حدیث ہمارے ہی لئے خوشخبری ہے۔

جو جماعت ذکر الٰہی کے لئے جمع ہوتی ہے اسے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں وہ اس میں شرکت کرنے والے (خوش نصیبوں) کے گرداگرد آجاتے ہیں اللہ کی رحمت ان (خوش نصیبوں) پر چھا جاتی ہے اور سکینت ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔ (صحیح مسلم)

جماعتی طور پر روحانیت اور تقویٰ کے معیار میں بلندی کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ ان گنت برکات کا حامل ہے۔ سب سے بڑا ثمر مامور من اللہ کی دعائیں ہیں۔ مامور خدائی حکم کے ماتحت مانگتا ہے اور جو دعائیں خدائی حکم کے ماتحت مانگی جائیں وہ پہلے سے ہی مقبول ہوتی ہیں اور دائمی اثرات کی حامل ہوتی ہیں۔ وہ انقلاب آفریں ہوتی ہیں اور متبعین کو فائز المرام کر دیتی ہیں۔ نسلاً بعد نسلاً اپنی آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے فدائیان احمدیت اپنے ایمان میں تازگی محسوس کرتے ہیں جو بیج بوئے گئے آج سدا بہار باغ کی طرح ثمر دار ہیں۔ جماعت کی تدریجی ترقی اسی فانی فی اللہ کی دعاؤں کا معجزہ ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاح اور اختتامی دعا کے علاوہ بھی بہت سے مل کر دعا کرنے کے مواقع میسّر آتے ہیں۔ لاکھوں کے مجمع میں کوئی دین کی ترقی کوئی عاقبت کی خیر کوئی بچوں کی کامیابی کوئی بیماروں کی صحت، کوئی اولاد، کوئی دیگر مشکلات کے لئے دعا مانگ رہا ہوتا ہے۔ یہ ساری دعائیں مل کر عرش پر جاتی ہیں تو دعائیں سننے والا خدا تعالیٰ قبولیت کے در کھول دیتا ہے پھر ان مانگنے والوں کی الگ الگ دعا ہر ایک کے حق میں قبول ہو جاتی ہے۔

امام وقت کی زیارت بجائے خود روحانی سیرابی کا ذریعہ بنتی ہے وہ ہمہ وقت میووں سے لدے ہوئے درخت احمدیت کے لئے دعاؤں مین مصروف رہتے ہیں۔

ان دعاؤں سے زندہ احباب ہی فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ فیضان کی یہ جاری وساری نہر وفات یافتگان کو بھی سیراب کرتی اور ان کی بلندی درجات کا باعث بنتی ہے۔ جلسوں میں معمولاً دوران سال وفات پانے والوں کے لئے دعا ہوتی ہے۔ بہشتی مقبرہ میں غیر معمولی دعاؤں کے سیلاب کا بہاؤ رہتا ہے۔ افراد روزانہ ان مقابر کی زیارت اور دعا کے لئے جوق در جوق آتے ہیں۔ ان کے السلام علیکم یا اھل القبور میں ہر وفات یافتہ بلا تخصیص شامل ہوتا ہے۔ قبرستانوں میں جاتے رہنے کا ارشاد ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان اور ربوہ پر درد دعاؤں سے مہکتا رہتا ہے۔ فضائیں کسی اور ہی پر سکون جہان کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اور کشاں کشاں زائرین کا ہجوم جمع ہو جاتا ہے۔ لوگ دوران سال وفات پانے والوں کے اعزاء سے مل کر ان کا دکھ بانٹتے ہیں اور دیگر مسائل کے حل میں مدد دیتے ہیں۔

باہمی تعارف، میل ملاقات، علیک سلیک اور دید سے ایک نیا جہاں پیدا ہو رہا ہوتا ہے جس کی بنیادیں ٹھیٹھ دینی اصولوں پر استوار ہوتی ہیں۔ تفرقے، عناد اور نفرتیں اپنی موت آپ مرنے لگتے ہیں۔

احمدیت کی چھاپ مشرق کے احمدی پر بھی ویسی ہی نظر آتی ہے جیسی مغرب کے احمدی پر یا شمال کے احمدی پر اور جنوب کے احمدی پر نظر آتی ہے۔ امتیازات کا رُخ تقویٰ کی طرف مُڑ گیا ہے۔ چشم تصور آنے والے یک رنگ دینی معاشرت کی جھلک جلسہ ہائے سالانہ کے موقع پر دیکھ سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے ہر ملک میں پہنچ کر ان کو عملی نمونہ دکھانا شکل کام ہے۔ جلسہ سالانہ کی شکل میں ایسا انتظام ہو گیا کہ زمین کے کناروں سے احباب اپنے اپنے ملکی لباس اور شکل و شباہت کے ساتھ مرکز میں آئیں اور بچشم خود دیکھیں کہ الٰہی جماعتیں کیسی ہوتی ہیں۔ پھر یہ طیور اُڑ کر واپس اپنے مساکن میں جائیں تو ایسی خوشبو ساتھ لے جائیں جو ان کے ماحول کو معطر کرتی رہے۔

قرآنی ارشاد ہے:

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ملک کو اس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔

(سورۃ الرعد 42:13)

مختلف نسلوں، رنگوں، قومیتوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے

والے افراد یکجا ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں یک رنگ و یک جہت معاشرہ جنم لیتا ہے۔ پرانے تربیت یافتہ افراد نوواردان کی تربیت کرتے ہیں۔ آغوش احمدیت میں ایک سی اقدار نمو پاتی ہیں اور جماعت روحانی لحاظ سے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح مضبوط و مستحکم ہوتی رہتی ہے۔ نئے سماجی تعلقات جنم لیتے ہیں نئے رشتے استوار ہوتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر تعداد میں نکاح شادیاں برکات کا نیا باب کھولتی ہیں۔

سالانہ اجتماع مستقبل میں جہاں گیری کی تربیت مہیا کرتا ہے۔ نونہالان جماعت پختہ عمر تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ نئے نئے تجربات سے گزرتے ہیں۔ ان بزرگوں سے ملتے ہیں جن کے کارناموں کے متعلق کبھی سنا یا پڑھا ہوتا ہے۔ فراہمی آب و دانہ میں چھوٹی چھوٹی خدمات مستقبل کے جہاں بانوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ فرشتہ صفت بزرگ اور ننھے فرشتے دعائیں دینے اور دعائیں لینے سے ہمہ وقت رو بہ خدا رہتے ہیں۔

مراکز سلسلہ کی ترقی اور اہل مراکز کی تربیت میں جلسے اہم کردار ادا کرتے، اہل مراکز در و دیوار وا کئے مقدور بھر اہتمام کے ساتھ مہمانان جلسہ کی مدارت کے لئے چشم براہ رہتے ہیں۔ بستر لحاف چادر کی تیاری ہو یا دالیں مصالحے جمع کئے جا رہے ہوں مکانوں میں گنجائش نکالی جا رہی ہو مقصد صرف مہمانوں کو آرام دینا ہوتا ہے کیوں کہ میزبان اور مہمان دونوں مسیح کے حوالے سے محترم ہو جاتے ہیں۔ مہمانان مسیح موعودؑ کو خود تکلیف اُٹھا کر، کچھ آرام پہنچانا عین راحت محسوس ہوتا ہے جس کے گھر زیادہ مہمان ٹھہرے ہوں وہ خود کو خوش نصیب سمجھتا ہے اور جس گھر میں مہمان نہ ٹھہریں اسے شدید کوفت ہوتی ہے۔ اہل مراکز کی شہری حقوق کے شعور کی تربیت ہوتی ہے۔ گلی محلوں کی صفائی اور ٹریفک کنٹرول کا کام نوجوان ذوق و شوق سے کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر رضاکارانہ کام کرنے کی اتنی وسیع مثال روئے زمین پر کہیں اور نہیں ملتی۔ عام ماحول میں خوشگوار تبدیلی ظاہر کرنے لگتی ہے کہ مرکز میں کوئی پُر وقار تقریب ہونے والی ہے۔ ایک طرف لنگر خانوں میں تیاری ہوتی ہے دوسری طرف علمائے کرام شبانہ روز بہترین علمی مضامین کی تیاری میں مگن نئے سے نئے زاویوں سے دلائل کھوجتے ہیں۔ بازاروں کی چہل پہل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مقامات جہاں سیاحوں کی کثرت سے آمد و رفت ہو بڑے بڑے تجارتی مراکز بن جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کا ایک ثمر یہ بھی ہے مہمانان گرامی کی آمد سے ملک ملک کی اشیاء سے اہل مرکز کا اور ملکی مصنوعات کا بیرون ملک سے آنے والے مہمانوں سے تعارف ہوتا ہے۔ جس سے ملک کا نام روشن ہوتا ہے بازاروں کا ماحول عام دنیاوی بازاروں سے یکسر مختلف ہوتا ہے۔ دیانتداری توکل اور تقویٰ کا معیار بہت بلند ہوتا ہے ہر عمر کے خریداروں کی ٹولیاں خاص طور پر ایسی چیزوں کی طرف لپکتی ہیں جنہیں وہ جلسہ سالانہ کی یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ رکھ سکیں اور دوست احباب کو تحفہ دے سکیں۔

جلسہ سالانہ کے بابرکت موقع پر کتب سلسلہ کی نشر و اشاعت خرید و فروخت کا کام بھی عروج پر ہوتا ہے۔ صرف اسی ایک پہلو سے بھی جائزہ ازدیاد ایمان کا باعث ہو سکتا ہے۔ قادیان میں ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر طے ہوا تھا کہ اشاعت دین کے لئے ایک مطبع جاری کیا جائے جس کے لئے لوگ حسب استطاعت بخوشی چندہ دیں۔ 92 دوستوں نے ساڑھے پانچ پیسے سے دس روپے تک ماہوار چندہ لکھوایا جو کل ملا کر ایک مہینے میں 70 روپے دو آنے چار پائی بنتا تھا۔ یہ ابتدا تھی جس کی تدریجاً ترقی کا عالم یہ ہے کہ کئی جدید پریس جماعت کی مطبوعات شائع کر رہے ہیں۔ جلسہ کے دوسرے دن کی تقریر میں جن مطبوعات کا تعارف امام وقت کی زبان مبارک سے ہو جائے وہ زیادہ اشتیاق سے خریدی جاتی ہیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعت کے اخبار و رسائل کے لئے چندے جمع کروائے جاتے ہیں۔ ثمرات کے ذکر میں علوم و ایمان میں ترقی اور دین کے مستقبل کو سنوارنے کی تدابیر بہت اہم ہیں۔ جید علماء کی تقاریر سے فیض رسانی ہستی میں انقلاب برپا کر دیتی ہے۔ بعض احمدی احباب جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے وہ تقاریر کے توسط سے میدان مناظرہ و مباحثہ میں اپنے مقابل کو چاروں شانے چت کرنے کے مشاق ہو جاتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح کی زبانی ترقی کا سال بہ سال جائزہ حمد و شکر کے ساتھ مقابلے کی روح پیدا کرتا ہے۔ نوواردان خود کو مہربان آسمان کے سائے تلے محسوس کرتے ہیں۔ ایسے مجاہد جن کو تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اُٹھانا ہے ان کے لئے جلسہ سالانہ دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ ثابت ہوا ہے۔ احمدی احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو جلسہ میں لے کر آتے ہیں اس طرح وہ براہِ راست علمائے سلسلہ احمدیہ سے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد اور اختلافی مسائل پر مدلل جامع و مانع تقاریر سنتے ہیں۔ ہر احمدی عالم اور فصیح الزبان نہیں ہوتا۔

اس طرح وہ اپنا فریضہ دعوت الی اللہ مہمانوں کو لا کر کما حقہ پورا کر سکتا ہے۔

کرۂ ارض پر زمین کا کوئی حصہ اگر ایسا موجود ہے جسے صحیح اور مثالی دینی معاشرہ کہا جا سکے تو وہ بلاشبہ احمدیت کے مراکز ہیں۔ اگر مشاہدہ کرنا ہو تو جلسہ سالانہ پر آ کر مہمانوں کو شب و روز گزارتے اور دعوت شیراز کھاتے دیکھ لیں۔ سادگی، درویشی، فقر اور فرزانگی کی اس سے بہتر مثال کہیں اور نہیں ملے گی۔ جلسہ ہر احمدی کے لئے صرف بنیادی ضروریات کے ساتھ زندگی گزارنے کی مشق کراتا ہے۔ تکلفات سے اجتناب کی عملی تربیت دیتا ہے جس سے روح کا ضعف کمزوری اور کسل دور ہو کر ایک حالت انقطاع پیدا ہوتی ہے۔ اور اس دنیا کی لذات کو چھوڑ کر اخروی زندگی کی تیاری کا جوش پیدا ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ روحانی قوت کی ایسی بیٹری ہے جو ہر سال نئے سرے سے چارج ہو کر احباب جماعت کی ترقی کے سامان کرتی ہے جلسہ کا کسی وجہ سے انعقاد نہ ہو سکنا اس رو میں تعطل کی بجائے اضافی قوت عطا کرتا ہے۔ 1893ء میں جلسہ کے التواء سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے لئے اور زیادہ دعائیں کیں۔ الٰہی جماعتوں پر آزمائش کے کئی دور آئے۔ اگر جلسہ نہ ہوا تو دل کا کرب دعاؤں میں ڈھل گیا۔ انفرادی طور پر اگر کوئی شخص جلسہ پر شامل نہ ہو سکا تو آہوں، اشکوں اور دعاؤں کی فریاد آسماں گیر ہوئی۔ جلسہ میں شمولیت کے شوق میں ہر طرح کی آزمائشوں سے گزرنے کی انفرادی داستانیں یکجا کر لی جائیں تو اخلاص و قربانی کا بحرِ ذخار دکھائی دے گا۔ کہیں نوکری آڑے آئی تو استعفیٰ دے دیا۔ کوئی بیمار ہے تو شافی خدا پر توکل کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ نان شبینہ کے محتاج نے بھی پیٹ کاٹ کر سفر خرچ جمع کیا مگر ابراہیمی طیور کی پرواز جاری رہی۔ جلسہ کی بندش بھی بے ثمر نہیں رہی۔ ایک در بند ہوا تو ہزار در کھل گئے۔ ایک ہی شجر ایمان کی شاخیں آسمانی پانی سے جگہ جگہ نمو پانے لگیں۔ قریہ قریہ ملک ملک جلسے ہونے لگے اگر ہر جلسے کی حاضری کو یکجا کیا جائے تو کئی گنا بڑھ جائے۔ اک سے ہزار اور وہ بھی بابرگ و بار یہ سب محض فضل خداوندی ہے۔ ازدیادِ ایمان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہئیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے یہ وعدہ سب اہل جماعت کے ساتھ ہے۔

(باقی صفحہ 27)

توکل علی اللہ

مکرم عبدالنور عابد صاحب

وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِہٖ ط وَکَفٰی بِہٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرَا ۙ o

(سورۃ الفرقان 59:25)

ترجمہ: اورتو اس پر توکل کر جو زندہ ہے کبھی نہیں مرتا۔ اس کی تعریف کے ساتھ ساتھ اس کی تسبیح بھی کر اور وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے خوب واقف ہے۔

توکل عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ تین حروف و کـل پر مشتمل ہے۔ توکل کے معنی بھروسہ کرنا، کسی کو اپنا ضامن بنانا، انحصار کرنا اور کسی پر اعتماد کرنا ہیں۔ اسی طرح توکل علی اللہ کے معنی ہوں گے کہ اللہ پر بھروسہ کرنا، اللہ کو اپنا ضامن بنالینا، اللہ پر انحصار کرنا اور اللہ ہی پر اعتماد رکھنا۔

بعض لوگ توکل کا اصل مفہوم نہ سمجھنے کے باعث تکلیف اٹھاتے ہیں۔ بعض کے نزدیک توکل کے معنی صرف اتنے رہ گئے ہیں کہ خود محنت نہ کی جائے بلکہ ہر کام کا ذمہ دار اللہ ہی کو ٹھہرایا جائے۔ کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم اس امر میں اللہ پر توکل کرتے ہیں اور جب ان کا وہ کام نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کو مورد اعتراض ٹھہرا دیا جاتا ہے یا بعض اوقات یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ شاید اللہ کو ہی یہ کام منظور نہ تھا اس لئے ہمیں اس کام میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ ایسے لوگ توکل کا اصل مفہوم نہ سمجھنے کی بنا پر غلطی کرتے ہیں اور کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔

قرآن کریم، سنت نبوی، حدیث، اور خلفائے احمدیہ کے مطابق توکل کا اصل مفہوم آسان الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

توکل کا مادہ و کل ہے۔ اس مادہ سے یہ لفظ مختلف صیغوں کے ساتھ قرآن مجید میں کل 70 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ جہاں جہاں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہاں اسباب کو بروئے کار لانے کا ذکر بالواسطہ یا بلاواسطہ لازماً ساتھ آیا ہے۔ یعنی اسباب سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کے بعد اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی مجلس میں آیا اس پر آپؐ نے دریافت کیا کہ تم اپنے اونٹ کو کس کے پاس چھوڑ آئے ہو اس پر اس نے جواب دیا کہ میں اللہ پر توکل کرتے ہوئے اسے باہر کھلا چھوڑ آیا ہوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم واپس جاؤ اور پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھو اس کے بعد توکل کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے مطابق توکل اس وقت کارگر ہوتا ہے جب انسان اپنی طرف سے تمام مادی اسباب پورے کر لے اس کے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے کہ اے اللہ! میں نے اپنی طرف سے تمام کام جو میری ہمت و بساط کے مطابق تھے کر لئے ہیں اب تو ہی اس کا کارساز بن اور میری اس محنت میں برکت ڈال اور مجھے اس کا بہترین پھل عطا فرما۔

اگر ہم آنحضرت ﷺ کی زندگی پر طائرانہ نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جہاں اسباب موجود تھے وہاں آپؐ نے بھی اسباب کو مکمل طور پر بروئے کار لانے کے بعد ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کیا یعنی یہ ہرگز نہیں کیا کہ اسباب سے فائدہ اٹھائے بغیر اللہ کو کارساز بنایا ہو اور صرف دعاؤں پر بھروسہ کیا ہو۔ مثلاً بدر کے مقام کی طرف چلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں کیا کہ خود اکیلے ہی بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور وہاں دعائیں شروع کر دی ہوں بلکہ آپ ﷺ نے تمام اصحابؓ کو ساتھ لیا، حکمت عملی تیار کی، اور اس مقام پر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اسلامی فوج کو ہدایات دیں ان کو صف آرا کیا جب وہ جنگ کے لئے بالکل تیار ہو گئے تب جا کر خود دعاؤں میں مشغول ہو گئے اور اللہ پر توکل کیا۔ اس بات سے ہرگز یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ اسباب سے فائدہ اٹھاتے وقت دعا نہ کی جائے بلکہ اسباب سے فائدہ اٹھانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کا عمل دخل ہوتا ہے اس لئے اسباب کرتے وقت بھی دعا کی جائے مگر جہاں تک توکل کرنے کا تعلق ہے اس کا مقام، اسباب مکمل ہونے کے بعد آتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام توکل کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔“ (ملفوظات۔ جلد 5، ایڈیشن 1984، صفحہ 192)

پھر توکل کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے اس کا نام توکل ہے۔ اگر وہ تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکل نہیں ہے تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی۔...

اس کی مثال ایسی ہے کہ کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نہ کرے نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے صرف دعا وغیرہ کرتا رہے کہ بارش ہو جاوے اور اناج تیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی؟ دعا اس وقت فائدہ دے گی جب وہ کلبہ رانی کر کے زمین کو تیار رکھے گا۔“

(ملفوظات۔ جلد 6، ایڈیشن 1984، صفحات 334-335)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ توکل کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”توکل کے معنی ہوتے ہیں انسان اپنے معاملہ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق چلے جس کی

طرف سبح بحمدہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔اور لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ توکل کے یہ معنی نہیں کہ انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کی کامیابی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں ۔کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قانون قدرت کو لغو قرار دینے والا ہوگا۔اس کی تعریف کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ ان اسباب پر کلی انحصار کرے گا جو اس عالم میں پائے جاتے ہیں تب بھی وہ توکل کے خلاف چلے گا۔ ...

ہر وہ شخص جو ان سامانوں سے کام نہیں لیتا جو خدا تعالیٰ نے اس کو بخشے ہیں اور کہتا ہے کہ میں اپنا کام خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب فلاں کام میں ہی کروں گا وہ بھی جھوٹا ہے کیونکہ وہ اپنے کاموں میں خدا تعالیٰ کا دخل تسلیم نہیں کرتا۔ کام آسان ہو یا مشکل آخر ان کی کنجی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہے۔ ...

پس توکل کا مفہوم یہ ہے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ نے تم کو طاقتیں دی ہیں ان کا پورا استعمال کرو اور اس کے بعد صوفی سے زیادہ خدا پر اعتبار کرو اور کہو کہ جو کمی رہ گئی ہے وہ خدا آپ پوری کرے گا۔اور پھر خواہ انتہائی مایوسی کا عالم ہو تم ڈٹ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہمارا خدا ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔جیسے رسول کریم ﷺ نے غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا ہمارا کام یہ تھا کہ دشمن سے بچ کر نکل آتے سو نکل آئے۔اب دشمن ہمارے سر پر آ پہنچا ہے تو یہ خدا کا کام ہے کہ وہ ہمیں بچائے۔ ...

سو ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔خدا ہمارے ساتھ ہے۔یہ وہ توکل ہے جس کی اسلام ہمیں تعلیم دیتا ہے یعنی پورے سامان استعمال کرو اور اس کے بعد خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھو اور چاہے کچھ ہو جائے یہ سمجھ لو خدا ہمیں نہیں چھوڑے گا۔مگر ہمارے ہاں بدقسمتی سے یہ طریق رائج ہے کہ جب ہمارے کسی کام کا صحیح نتیجہ نہیں نکلتا تو ہم اسے اپنی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے تو محنت کی تھی لیکن اس کا نتیجہ نکالنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں تھا۔اگر اس نے نہیں نکالا تو اس میں ہمارا کیا اختیار ہے اس طرح ہم اپنی کمزوریوں کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔“

(تفسیر کبیر۔جلد 6،صفحات 541-544)

پس توکل اسی وقت کام آئے گا جب ہم دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے مہیا کئے ہوئے تمام اسباب کو بروئے کار لائیں اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے تمام انسانی کوششیں اس کام کے لئے صرف کر دیں۔جب ہماری محنت کسی کام کے لئے انتہا کو پہنچ جائے اور ہماری ہمت جواب دیدے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنایا جائے کہ اے اللہ! ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اس کام کے لئے صرف کر دی ہیں اب تو ہی ہے جو اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتا ہے اس جہت سے کیا گیا کام بشرطیکہ اس میں الٰہی روک نہ ہو ضرور کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔پس یہ بات واضح ہے کہ جو لوگ توکل کے معنی صرف یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں محنت کرنے کی ضرورت نہیں صرف اللہ پر توکل کرو تو وہ لوگ بڑی بھاری غلطی پر ہیں ۔کیونکہ ایسے معنی اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توکل علی اللہ کا اصل مفہوم سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے پسندیدہ لوگوں میں سے بنائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ توکل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔آمین ثم آمین۔

وینکوور کی مسجد بیت الرحمان پر اظہارِ تشکر

صدشکر ہمارے خوابوں کی تعبیر کا دن چڑھ آیا ہے
توحید کی خوشبو پھیلے گی مسرور سندیسہ لایا ہے

رحمان خدا کی مسجد سے دل آنگن آنگن مہکیں گے
اخلاص و وفا کے جذبوں کو بیت اللہ نے گرمایا ہے

چہروں پہ خوشی کی رونق ہے آنکھوں میں تشکر کیا آنسو
احباب نے اپنی روحوں کو تقویٰ سے آج سجایا ہے

مسجد کی اساس بھی آقا نے خود اپنے ہاتھ سے رکھی تھی
در کھول کے مسجد کے خود ہی ہم سب کا مان بڑھایا ہے

مسجد کی طرح اب ہر دل میں توحید کی شمع روشن ہو
ہر دل اپنی گہرائیوں میں دیکھے تو کون سمایا ہے

جھک جائے ہماری پیشانی دن رات خدا کے چرنوں میں
معیار عبادت بڑھ جائیں آقا نے یہ فرمایا ہے

آجاؤ کریں تجدید وفا مسرور کے دستِ اقدس پر
ہیں مست بہاریں جوبن پر پھولوں کا موسم آیا ہے

(مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ کینیڈا)

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم پروفیسر میر محمود احمد ناصر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی زیر نگرانی ”ریسرچ سیل جامعہ احمدیہ“ قائم کیا گیا ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/ اخبارات و رسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔

اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔جزاکم اللہ خیراً

ضروی کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/مرتب/مترجم کا نام:
ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/طابع:
تعداد صفحات: سائز کتاب: زبان: موضوع

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل۔پی او باکس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس: 0092476215953
گھر: 0476214313
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل: research.cell@gmail.com

مرزا الطاف الرحمٰن ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب

مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ننکانہ صاحب، پاکستان، 15 مئی 2012ء کو ٹورانٹو، کینیڈا میں وفات پاگئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ کے خاندان سے خاکسار کا قادیان دارالامان کے زمانے سے ہی ایک خاندانی تعلق تھا۔ اس تعلق کی بنیاد اُن کی بزرگ والدہ مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ کے توسط سے اُس وقت پڑی جب خاکسار کی تائی صاحبہ مرحومہ جو میرے تایا جان ماسٹر محمد زمان صاحب کی وفات کے بعد سے قادیان میں ہی رہ رہی تھیں، ان کی بھتیجی، عائشہ صدیقہ عمر چھ سال جن کے ساتھ بعد میں خاکسار کی شادی ہوگئی، اپنی پھوپھی کے پاس قادیان آکر رہنے لگ گئیں۔ دیہاتی اور ایک بالکل ناخواندہ ماحول سے نکل کر آنے والی اس بچی کو کچھ معلوم نہ تھا کہ پڑھائی کیا ہوتی ہے، سکول اور کتابیں کیا ہوتی ہیں۔ چونکہ مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب کی والدہ مرحومہ کے خاکسار کی تائی صاحبہ سے پہلے ہی اچھے تعلقات چلے آرہے تھے، انہوں نے اُس وقت میری تائی صاحبہ کو مشورہ دیا کہ اس بچی یعنی عائشہ صدیقہ کو سکول میں داخل کرادو اور یہ کہ مَیں خود اس بچی کی نگرانی کروں گی۔ چنانچہ ان کے مشورہ سے میری اس ہونے والی بیوی کو سکول میں داخل کرادیا گیا اور محترمہ کنیز فاطمہ صاحبہ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی پوری نگرانی کرتی رہیں۔ اور چونکہ وہ اس سکول میں خود بھی معلّمہ تھیں، اس لئے سکول میں عمومی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمی ضروریات کا بھی خیال رکھتیں۔ مثلاً قلمیں، پنسلیں، سلیٹیاں وغیرہ لاکر دے دیتیں۔ پھر چونکہ سکول کافی فاصلے پر تھا، وہ شروع شروع میں اسے خود ہی ساتھ لے جاتیں اور واپس لے آتیں۔ دوسرا احسان انہوں نے یہ کیا کہ جونہی اس نے مڈل پاس کرلیا، اسے گورداسپور ٹریننگ سکول میں لے جا کر جے۔وی کلاس میں داخل کرادیا۔ اور اگرچہ برصغیر کی تقسیم کی وجہ سے وہ جے۔وی تو نہ کرسکیں مگر ان کا تعلیمی زیور سے آراستہ ہونا ان کی خاکسار سے شادی کی بنیاد بن گیا۔ خاکسار نے اس کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ تا مرزا الطاف الرحمٰن صاحب مرحوم اور ان کی والدہ مرحومہ کے لئے خاکسار کے دل سے بلکہ ہر پڑھنے والے

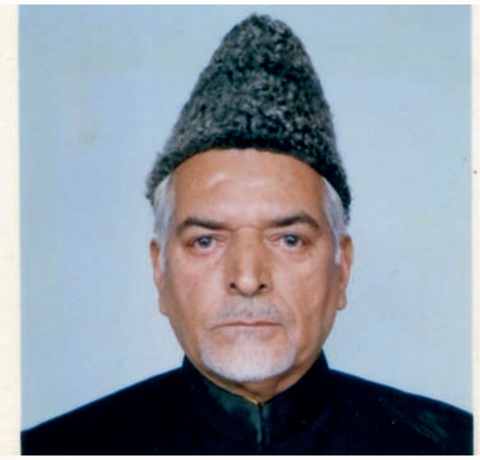

کے دل سے ان کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں نکلتی رہیں۔

برصغیر کی تقسیم کے بعد مکرم مرزا صاحب مرحوم کی والدہ مکرمہ کے ربوہ آجانے پر بھی ہمارا اس خاندان سے تعلق قائم رہا۔ اُس وقت مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ننکانہ صاحب میں وکالت کر رہے تھے لیکن جب بھی آپ اپنی والدہ سے ملنے ربوہ آتے، اپنے دیرینہ تعلقات کی بنا پر خاکسار سے بھی ملتے۔

خاکسار ان کے اور ان کی والدہ کے الطاف خسروانہ کو یاد کرتے ہوئے جہاں ان کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے، وہاں 1989ء میں ننکانہ میں جماعت کے خلاف بھڑکائے جانے والے فسادات کے حوالے سے ان کی نسبت ظاہر ہونے والے ایک خدائی نشان کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہے۔

اس نشان کا پس منظر یہ ہے کہ 10/اپریل 1989ء کو ننکانہ صاحب میں مشہور کیا گیا کہ چک نمبر 563 گ۔ب (شہر ننکانہ صاحب کا ایک ذیلی قصبہ) میں چند مرزائیوں نے قرآن پاک کے کاغذات جلائے ہیں۔ یہ سراسر ایک جھوٹا پراپیگنڈا تھا مگر اس معاملہ کی سرکاری طور پر تفتیش ہو ہی رہی تھی کہ ننکانہ کے بعض مفسدہ پردازوں نے جن کا اصل مقصد احمدیوں کے خلاف فسادات کرنا تھا، اس کی آڑ لے کر شہر کے لوگوں کو بھڑکانا شروع کردیا۔ چنانچہ اگلے ہی روز یعنی 11/اپریل کو انہوں نے انجمن طلبہ اسلام اور ننکانہ ڈگری کالج کے طلبہ سے مل کر یہ اعلان کیا کہ اس واقعہ کی مذمت کے لئے کل بطور احتجاج ایک جلوس نکالا جائے گا۔

یہ احتجاجی جلوس 12/اپریل 1989ء کو نکالا گیا جس میں پولیس کی رپورٹ کے مطابق تین سے ساڑھے تین ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی۔ بظاہر جلوس کے شرکاء نے حکومت کو اپنے پُرامن رہنے کا یقین دلایا مگر عملاً یہ لوگ ''مرزائیوں کو آگ لگادو''، ''ان کے گھروں کو جلادو''، قسم کے اشتعال انگیز نعرے لگاتے ہوئے اُس گلی کی طرف بڑھنے

لگے جہاں احمدیوں کے مکانات اور مسجد واقع تھی۔گلی میں داخل ہوتے ہی پہلے تو انہوں نے مسجد کی توڑ پھوڑ شروع کر دی اور آن کی آن میں اسے ملبے کا ڈھیر بنا دیا۔پھر ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے احمدی گھر پر خشت باری کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔اس پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اب فسادیوں نے احمدیوں کے گھروں میں گھس کر ان کا سامان باہر نکالنا اور اسے نذرِ آتش کرنا شروع کر دیا۔جن مالکان مکان نے کچھ مزاحمت کی،انہیں مارا پیٹا گیا۔ادھر پولیس جس میں علاقہ کے A.C. سے لے کر D.S.P. تک کے سارے بڑے بڑے افسران موجود تھے،خاموش تماشائی بن کر یہ سارا تباہ کن اور بربادی افگن منظر دیکھتی رہی۔

یہ سب کچھ ہوا اور حکومت کی نظروں کے سامنے ہوا،مگر حکومت کی بے حسی ملاحظہ ہو کہ کسی ایک فسادی کے خلاف بھی نہ کوئی گولی چلائی گئی اور نہ بعد میں قانونی کاروائی عمل میں لائی گئی۔تاہم خدا جو احکم الحاکمین ہے،جلد ہی اس کی قہری تقدیر حرکت میں آ گئی۔چنانچہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے خطاب فرمودہ بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 1995ء میں وہاں فسادیوں کے خدائی گرفت میں آنے کی تفاصیل بیان فرمائی ہیں، وہ ایک ایسی زندہ حقیقت ہے کہ جو بھی اسے پڑھے یا سنے گا، وہ اسے خدائی انتقام کی جلوہ گری کے سوا اور کوئی نام نہیں دے سکتا۔حضور رحمہ اللہ کی بیان کردہ وہ ساری مثالیں چھوڑتے ہوئے صرف اس قہری نشان کا ذکر کیا جاتا ہے جو مرزا الطاف الرحمٰن صاحب کے ایک مخالف کی نسبت ظاہر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک اَور معاند جس کا نام مولا بخش بٹ تھا، اپنی احمدیت دشمنی میں اکثر کہا کرتا کہ مجھے خدا نے احمدیت کی مخالفت کے لئے پیدا کیا ہے۔اس کا وہاں کے احمدی ایڈووکیٹ، مکرم مرزا الطاف الرحمٰن صاحب، سے جب بھی سامنا ہوتا، وہ کہتا کہ تجھے کسی نے گولی مار دینی ہے اور تیرا کوئی گواہ بھی نہ ہوگا۔اس بڑے بول کی اسے خدا نے بالکل وہی سزا دی جو وہ ایک احمدی بندۂ خدا کے لئے چاہتا تھا۔یعنی کچھ عرصہ بعد ہی وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ اپنے کسی دشمن کی گولی کا نشانہ بن گیا۔گولی اس کے سر میں لگی جس سے وہ معذور ہو گیا اور بالآخر مر گیا۔اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا قاتل گرفتار تو ہوا، مگر چونکہ کوئی گواہ نہ تھا، وہ بری ہو گیا اور اس طرح اس کی خدا کے مامور کے ایک غلام کے خلاف مانگی ہوئی مراد اس کے اپنے وجود میں پوری ہو گئی۔

اس مخصوص واقعہ پر حضور رحمہ اللہ نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک سرسری نظر سے دیکھنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ اتفاقی امر ہیں مگر جس طور پر یہ عملاً واقع ہوئے، ایک معقول انسان کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے کہ وہ انہیں اتفاقی قرار دے۔مثلاً اس واقعہ میں بعینہٖ وہ بات دہرائی گئی جو اُس معاند احمدیت نے ایک احمدی کو کہی تھی کہ تجھے کوئی گولی مار دے گا اور تیرا کوئی گواہ نہیں ہوگا۔اس کے سر میں گولی لگتی ہے، قاتل پکڑا بھی جاتا ہے مگر وہ اس لئے بری ہو جاتا ہے کہ موقع کا کوئی گواہ نہیں تھا۔

آخر پر وہ معاندین جو دن رات خدا کے مامور کی قائم کردہ جماعت کو ہلاک کرنے کے منصوبے سوچتے رہتے ہیں، ان کی آنکھیں کھولنے کے لئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سب اتفاقی حادثات تو نہیں ہیں۔یہ لوگ پہلے بھی سالہا سال سے بستے تھے۔ان کے خاندانوں میں ایسے اچانک حادثات پیش نہیں آئے مگر جب آئے تو انہی لوگوں کو پیش آئے جو ننکانہ کے فسادات میں صف اول میں تھے ، اور جو ایندھن اکٹھا کرنے والے اور آگیں لگانے والے تھے۔

آخر میں قارئین کرام سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ مرزا الطاف الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔مرزا صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیٹا مرزا اعجاز الرحمٰن لندن، پانچ بیٹیاں بشریٰ مرزا، نجم السحر ، روقاش مرزا، سروش مرزا ٹورانٹو اور گل رعنا مرزا شکاگو یادگار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے بچوں کو بھی اپنے والد کے اخلاص، وفا، ایثار، قربانیوں اور نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔انہیں صبر جمیل بخشے۔آمین۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر عفو درگزر کا سلوک کریں

جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

''میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکر گزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس کے دینے والے کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دینے والی ہے تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔شکر گزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں ، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔19 ستمبر 2003ء)

بیت الاسلام مشن ہاؤس کے دیرینہ اور مخلص کارکن اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بانی مینجر

مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب وفات پاگئے

انالله وانااليه راجعون

جماعت احمدیہ کینیڈا کے نہایت مخلص کارکن مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب 20 اپریل 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انالله وانااليه راجعون۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب ، مرحوم کی دیرینہ خدمات کی وجہ سے خاص طور پر واشنگٹن ، ڈی سی امریکہ سے تجہیز و تکفین میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

21 اپریل 2013ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے کہنے پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب، نائب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ امریکہ نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور اس کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف نے مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کے اخلاص، وفا، نیکی، تقویٰ اور بے لوث دیرینہ طویل خدمات کا مختصراً مگر جامع ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الکریم خلیفہ صاحبہ کی اپنے خاوند کی بے مثال خدمت کو قابل رشک قرار دیا۔ اور اس ذکر خیر کے بعد آپ نے مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

نیشنل مجلس شوریٰ کینیڈا کا یہ آخری دن تھا اس لئے دور دراز شہروں سے آئے ہوئے بعض نمائندگان شوریٰ نے بھی جنازہ میں شمولیت کی۔

اگلے روز 22 اپریل کو میپل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ اس موقع پر بھی جماعت کے دوستوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم مئی 2013ء کو مسجد فضل لندن کے باہر احاطہ میں نماز ظہر سے قبل محترمہ منصورہ لون صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک سلیم صاحب جلنگھم یوکے کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے ساتھ ازراہ شفقت مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت خلیفہ نوردین جمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت خلیفہ عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوم سیکرٹری ریاست جموں وکشمیر کے صاحبزادے اور مکرم

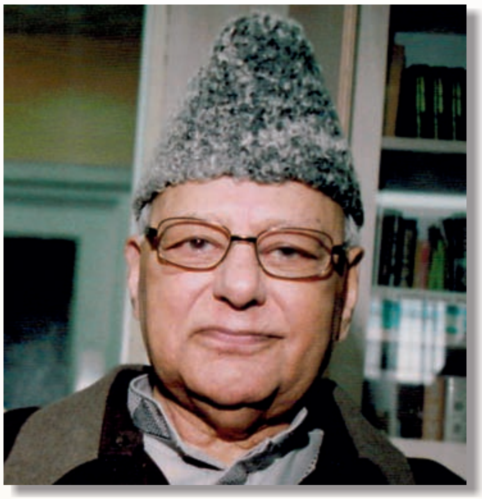

خواجہ رشید احمد صاحب مرحوم (چولھوں والے) سیالکوٹ کے داماد تھے۔

آپ 1970ء میں ٹورانٹو تشریف لائے تھے اور بیت الاسلام مشن ہاؤس قائم ہوتے ہی 1985ء میں اپنی رضا کارانہ خدمات مشن ہاؤس کو پیش کردیں اور بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ مسلسل بیس سال تک باقاعدگی سے خدمت بجا لاتے رہے۔ اس عرصہ میں مشن ہاؤس اور احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مینجر بھی رہے۔

آپ کا خلافت کے ساتھ والہانہ پیار اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بہت سی خوبیوں کے مالک ہر دلعزیز، نیک، صالح، متقی، ہمدرد، خوش لباس، خوش مزاج، حلیم الطبع، خلیق اور ملنسار انسان تھے۔

ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الکریم خلیفہ صاحبہ نے بڑے اخلاص اور وفا کے ساتھ اپنے خاوند کی بے مثال خدمت کی اور اسی طرح ان کے بچوں نے بھی اپنے والد کی بہت خدمت کی ہے۔

فجزاهم الله احسن الجزاء

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم خلیفہ عبدالباسط صاحب میپل، دو بیٹیاں محترمہ امۃ الحئی احمد صاحبہ اہلیہ مکرم عامر ہمایوں احمد صاحب میپل اور محترمہ امۃ الکافی احمد صاحبہ اہلیہ مکرم احمد اسلم صاحب لاس اینجلس یادگار چھوڑے ہیں۔

ان کے علاوہ تین بھائی مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب پیس ویلیج، مکرم ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب صدر جماعت احمدیہ سڈنی نواسکوشیا، مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا، دو بہنیں محترمہ امۃ الرفیق چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ر) رحمت علی چوہدری صاحب کیلگری اور محترمہ امۃ الحمید قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد، مرحوم کے لواحقین ہیں۔ نیز ان کے اور بھی بہت سے رشتہ دار کینیڈا میں مقیم ہیں۔

ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مکرم خلیفہ عبدالوکیل صاحب کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ نیز دعاگو ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ان کے تمام پسماندگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

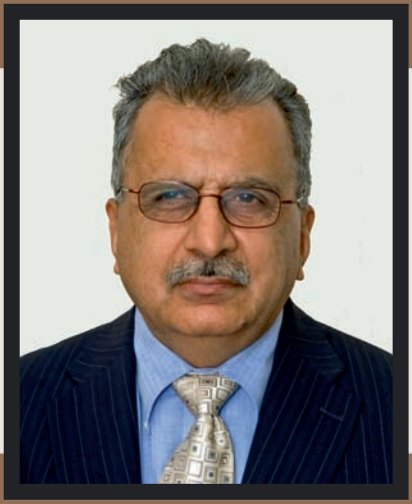

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشفقانہ دُعاؤں سے
ھیومینیٹی فرسٹ کے نئے دفاتر کا شاندار افتتاح

وقائع نگار خصوصی: محمد اکرم یوسف

ایک عرصہ سے ھیومینیٹی فرسٹ اپنے نئے اور وسیع دفاتر کے لئے جگہ کی تلاش میں تھی کیونکہ ادارے کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے موجودہ دفاتر نا کافی ہو رہے تھے اور جگہ کی قلت شدت سے محسوس کی جارہی تھی لہٰذا گذشتہ موسم گرما میں مسجد بیت الاسلام کے قریبی علاقہ Concord میں ایک دومنزلہ عمارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ جو 600 Bowes Road پر واقع ہے۔

اِس عمارت میں ویئر ہاؤس کے علاوہ دفاتر، بورڈ روم اور ایک ایسے بڑے ہال کی سہولت موجود ہے جسے ضرورت پڑنے پر چار کلاس رومز میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ جولائی 2012ء میں انتظامیہ اور رضا کاران کے دلوں کی دھڑکنیں اُس وقت خوشی اور مسرت سے تیز تر ہوگئیں جب حضور انور نے کینیڈا کے بابرکت دورہ کے دوران ازراہ شفقت اِن دفاتر کے افتتاح کی درخواست قبول فرمائی۔

15 جولائی 2012ء تقریباً 2 بج کر 40 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کاروں کے قافلہ میں ھیومینیٹی فرسٹ کے نئے دفاتر میں تشریف لائے تو چیئرمین ھیومینیٹی فرسٹ کینیڈا ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب اور انتظامیہ کے علاوہ رضا کاران کی ٹیمیں اپنے آقا کے والہانہ استقبال کے لئے مودبانہ انداز میں منتظر تھیں۔

حضور انور دفاتر میں تشریف لے گئے اور افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ اس کے بعد دُعا کروائی اور مہمانوں کی کتاب پر اپنے دستِ مبارک سے بے لوث خدمت کرنے والے اس ادارہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کے دُعائیہ الفاظ تحریر فرمائے۔

فوڈ بنک کے معائنہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ کھانے پینے کی چیزوں کی مدت میعاد ختم ہونے سے پہلے Shelter والوں کو عطیہ دے دیا کریں تا کہ یہ ضائع ہونے سے بچ جائیں۔ یادرہے کہ اِس فوڈ بنک سے 1,300 ضرورت مند افراد کو خوراک پہنچائی جاتی ہے۔ اِس کے بعد حضور انور Disaster Response کے شعبہ میں تشریف لے گئے اور وہاں استعمال میں آنے والی اشیاء کا معائنہ فرمایا۔ جب آپ دوسری منزل پر واقع ٹریننگ سنٹر کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تو اِس موقع پر منتظر خواتین کارکنات کو مختصر ملاقات کا شرف بخشا اور اس کے بعد مرد کارکنان کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن کی دل جوئی فرمائی۔ چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ نے حضور انور کو ٹریننگ سنٹر کی تفصیلات بیان کیں، اس موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب سے چند امور کے بارے میں استفسار فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بنیادی سہولتوں کے علاوہ کونسلنگ، مارکیٹنگ، فنانس اور انتظامیہ کے دفاتر بھی اِس عمارت میں کام کر رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفاتر کے احاطہ میں اپنے دستِ مبارک سے ایک پودا بھی لگایا اور رضا کاروں نے حضور انور کے ہمراہ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ جس کے بعد حضور انور اپنے رُفقاء کے ہمراہ پیس ویلیج میں اپنی قیام گاہ کی طرف واپس تشریف لے گئے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی عمارت کے شاندار افتتاح کے موقع پر آنے والے حاضرین کے لئے B.B.Q. کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ موسم گرما کے اعتبار سے مختلف قسم کے پھلوں کے جوس، مشروبات، پھلوں اور آئس کریم وغیرہ سے مہمانوں کی خاطر مدارت کی گئی جسے بہت پسند کیا گیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ھیومینیٹی فرسٹ کے ادارہ کو حضور انور کا یہ ورد مسعود ہر لحاظ سے مبارک کرے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ضرورت مندوں کی بے لوث خدمت کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

SERVING MANKIND
Humanity First
Humanity First Canadian Headquarters
Training Centre & Food Bank
Inaugurated by
Hadhrat Mirza Masroor Ahmad
Khalifatul Masih V
on July 15, 2012

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ ہمارا مالی سال 30 جون کو ختم ہو چکا ہے اور ہمارا 37 واں جلسہ سالانہ مورخہ 7,6,5 جولائی 2013ء کو ہو رہا ہے۔ اس لئے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ بعض دوستوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا۔ یہ وہ بابرکت چندہ ہے جسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مقرر فرمایا تھا۔ یاد رہے کہ چندہ جلسہ سالانہ، لازمی چندہ جات میں سے ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر احباب جماعت کی سہولت کے لئے جلسہ گاہ میں چندہ جات کی وصولی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر احباب جماعت اپنے حساب کتاب کی جانچ پڑتال بھی کر سکتے ہیں۔ براہ کرم اس سلسلہ میں شعبہ مال کے کارکنان سے تعاون فرمائیں۔

خالد محمود نعیم
نیشنل سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ کینیڈا

خدمت کا انمول موقع

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جلسہ سالانہ کے وسیع ترین انتظامات کے لئے غیر معمولی تعداد میں رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس خدمت کو معمولی مت سمجھیں۔ یہ سعادت بڑی برکتوں والی ہے۔ اس خدمت کے نتیجہ میں آپ پر اللہ تعالیٰ کی اس قدر رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے والی ہیں جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔

پس ہماری آپ سے درخواست ہے کہ ان بابرکت ایام کو سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں سے حصہ پانے والے بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(افسر جلسہ سالانہ)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے عہدیداران سے ایک اہم گزارش

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں جہاں علمی، دینی، تربیتی اور ادبی مضامین شائع کئے جاتے ہیں وہاں اس میں مختلف جماعتوں کی کارگزاری کی اشاعت بھی ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔

ہماری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی کہ کینیڈا میں ہونے والے مرکزی پروگراموں اور جلسوں کے ساتھ ساتھ مقامی جماعتوں میں ہونے والے جلسوں، تبلیغی سیمناروں وغیرہ کی رپورٹیں باتصویر شائع کی جائیں۔

مکرم و محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے فرمایا ہے کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے سیکرٹریان، جامعہ احمدیہ کینیڈا، ریجنل امراء اور صدران جماعت اپنے شعبہ، ادارہ، ریجن یا جماعت میں ہونے والے اہم پروگراموں کی مختصر رپورٹ مع تصاویر احمدیہ گزٹ کینیڈا کو بغرض اشاعت ارسال کیا کریں۔ اور فوٹوگرافر کا نام بھی لکھیں۔ تاکہ رپورٹر اور فوٹوگرافر کے شکریہ کے ساتھ یہ رپورٹیں مع تصاویر احمدیہ گزٹ کینیڈا میں شائع کی جاسکیں۔

آپ یہ رپورٹیں اردو یا انگریزی میں کمپوز کر کے ہمیں درج ذیل ای میل پر بھجوا سکتے ہیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

شعبہ تربیت
ازدواجی زندگی کے آغاز سے پہلے مشاورت کا عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جماعت احمدیہ کینیڈا نے ازدواجی زندگی شروع کرنے سے پہلے دولہا، دولہن اور ہر دو فریق کے والدین کو مشورہ دینے کے طریق کا آغاز کیا ہے۔ یہ پروگرام جولائی 2012ء میں شروع کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِس کے انتہائی حوصلہ افزاء نتائج سامنے آئے ہیں۔ الحمدللہ

یہ پروگرام شعبہ تربیت کینیڈا کے تحت مختلف جماعتوں میں مقرر کردہ احباب منعقد کروا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسے پروگراموں کو ترتیب دینے کے لئے منتظمین کو برائے مہربانی کم از کم ایک ہفتہ کی مہلت دیں۔ اِن پروگراموں میں کامیابی سے شامل ہونے والے دولہا اور دولہن کو ایک سرٹیفیکیٹ جاری کیا جائے گا۔ یہ سرٹیفیکیٹ نکاح فارم کے ساتھ منسلک ہونا ضروری ہے۔

پروگراموں کے انعقاد کے لئے رابطہ کی معلومات

جی ٹی اے کی جماعتیں

مکرم ثناء اللہ خان صاحب 647-831-3771

ایسٹرن کینیڈا

مکرم مرزا طاہر احمد صاحب 613-770-2789

برٹش کولمبیا

مکرم نعیم لکھن صاحب 778-709-0277

کیلگری

مکرم عجاز کنگ صاحب 403-402-8004

پریری

مکرم کبیر چغتائی صاحب 306-716-1832

جزاکم اللہ

شاہد منصور
نیشنل سیکرٹری تربیت کینیڈا

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات لکھ کر بھجوایا کریں۔اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

تقریبات شادی خانہ آبادی

☆ 26 اپریل 2013ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم سید طٰہٰ احمد صاحب ابن مکرم سید مبشر احمد صاحب مسس ساگا کا رشتہ محترمہ سعدیہ اقبال صاحبہ بنت مکرم رانا محمد اقبال صاحب، اکاؤنٹس آفیسر شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا کے ساتھ طے پایا۔اور نماز جمعہ کے بعد مسجد بیت الاسلام میں مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بعوض پچیس ہزار ڈالر ($25,000) حق مہر، اس جوڑے کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

2 مئی 2013ء کو چاندنی بنکوٹ ہال بریمپٹن سے مکرم رانا محمد اقبال صاحب واقف زندگی نے اپنی صاحبزادی محترمہ سعدیہ اقبال صاحبہ کی رخصتی کا اہتمام کیا۔اس موقع پر تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

5 مئی 2013ء کو مکرم سید مبشر احمد صاحب نے Versailles بنکوٹ ہال مس ساگا میں اپنے صاحبزادے مکرم سید طٰہٰ احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔

یاد رہے کہ دولہا مکرم سید طٰہٰ احمد صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت مولوی شیر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑنواسے اور دلہن محترمہ سعدیہ اقبال صاحبہ، حضرت مولوی محمد حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبز پگڑی والے کی پوتی ہیں۔

ادارہ اس خوشی کے موقع پر دلہا اور دلہن کے تمام عزیز واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

☆ 2 مئی 2013ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم زبیر احمد میر صاحب ابن مکرم میجر (ر) منور احمد میر صاحب مرحوم، وینکوور کا رشتہ محترمہ عین السحر ملک صاحبہ بنت مکرم ندیم احمد ملک صاحب، ملٹن کے ساتھ طے پایا۔اور مسجد بیت الحمد مس ساگا میں مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیل ریجن نے بعوض پچاس ہزار یو ایس ڈالر (US$50,000) حق مہر ان کے نکاح کا اعلان فرمایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔

5 مئی 2013ء کو محترمہ عین السحر ملک صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم زبیر احمد میر صاحب کے ساتھ عمل میں آئی اور مکرم ندیم احمد ملک صاحب نے ملٹن کے خوبصورت Granite Ridge GolfClub سے اپنی صاحبزادی کی رخصتی کا اہتمام کیا۔

تلاوت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ نظم کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔اس تقریب میں غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔اور 26 مئی کو ہلٹن ہوٹل، سیاٹل امریکہ میں دعوت عشائیہ کے ساتھ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور انہیں ثمرات حسنہ سے نوازے۔آمین۔

ولادتیں

☆ زویا ملک

12 اپریل 2013ء کو محترمہ سیدہ سعدیہ ملک صاحبہ اہلیہ مکرم خرم احمد ملک صاحب، ویسٹن نارتھ ویسٹ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔عزیزہ کا نام ''زویا ملک'' تجویز ہوا ہے۔یہ بچی مکرم ضیاء الدین احمد ملک صاحب، ویسٹن نارتھ ویسٹ کی پوتی اور مکرم سید احمد رضا صاحب مرحوم، کراچی کی نواسی ہے۔

☆ علیزہ تانیہ عزیز

19 اپریل 2013ء کو محترمہ سعدیہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد عزیز صاحب، پیس ولیج ویسٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔عزیزہ کا نام ''علیزہ تانیہ عزیز'' تجویز ہوا ہے۔یہ بچی وقف نو کی مبارک سکیم میں شامل ہے۔مکرم عزیز اللہ چوہدری صاحب، اسسٹنٹ سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا و ایڈیشنل سیکرٹری مال پیس ولیج ویسٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری مبارک احمد جاوید صاحب، انگلینڈ کی نواسی ہے۔

ادارہ اس ولادت کے موقع پر عزیزہ علیزہ سلمہا کے تمام عزیز واقارب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو صحت وسلامتی والی لمبی عمریں عطا کرے، نیک خادمہ دین بنائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔آمین۔

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ نصیرہ رفیق صاحبہ

9 مئی 2013ء کو محترمہ نصیرہ رفیق صاحب اہلیہ مکرم لئیق احمد رفیق صاحب، وڈبرج (Times Video) 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔

مکرم مولانا فرحان اقبال مشنری نارتھ ریجن نے 10 مئی 2013ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے فوراً بعد میپل قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔اس موقع پر مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ، تعلیم الاسلام پرائمری سکول ربوہ کے ہیڈ ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ندیم احمد رفیق صاحب اور مکرم دانیال احمد رفیق صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

محترم مولانا فرحان اقبال نے 10 مئی 2013ء کو مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں نماز جمعہ کے بعد محترمہ نصیرہ رفیق صاحبہ کے حاضر جنازہ کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم سیّد شمس الحسن صاحب

6 اپریل 2013ء کو مکرم سیّد شمس الحسن صاحب High wy combe یوکے میں 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن ۔آپ مکرم سید منعم الحسن صاحب مرحوم واقف زندگی تحریک جدید ربوہ کے صاحبزادے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم مرزا نعمان احمد صاحب اور مکرم مرزا ریحان احمد صاحب، ٹورانٹو ایسٹ کے ماموں تھے۔

☆ مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ

21 اپریل 2013ء کو مکرمہ صبیحہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب مرحوم لندن، یوکے میں 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 23 اپریل 2013ء کو مسجد فضل لندن کے باہر لان میں ان کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور ان کا ذکر خیر بھی فرمایا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرمہ عطیہ شریف صاحبہ اہلیہ مکرم سید شریف احمد منصوری صاحب، احمدیہ ابوڈ آف پیس کی ہمشیرہ اور مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی مرحوم کی صاحبزادی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری علی اکبر چیمہ صاحب

26 اپریل 2013ء کو مکرم چوہدری علی اکبر چیمہ صاحب سرگودہا میں 89 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم وحید احمد چیمہ صاحب ریجنل قائد یارک، مکرمہ فرحت ارشد مہار صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ارشد مہار صاحب ویسٹن نارتھ اور مکرمہ طلعت شکیل صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد صاحب پیس ولیج ایسٹ کے تایا تھے۔

☆ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

یکم مئی 2013ء کو مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالمجید صاحب گوجرانوالہ میں 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم خوشی محمد صاحب پیس ولیج سینٹر کی بھتیجی تھیں۔

☆ مکرم چوہدری محمود احمد راجپوت صاحب

7 مئی 2013ء کو مکرم چوہدری محمود احمد راجپوت صاحب لاہور میں 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ، مکرم چوہدری مقصود احمد ویسٹن نارتھ ویسٹ کے بڑے بھائی تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

بقیہ از جلسہ سالانہ کینیڈا کے موقع پر بعض ضروری ہدایات

یہ جلسہ کے مہمان ہیں

حضور انور نے فرمایا:

بعض گھروں میں مہمان ٹھہرے ہوں گے ان گھر والوں کو بھی حوصلہ دکھانا چاہیئے۔ بعض گھروں میں رشتہ دار ٹھہرے ہیں ان کو رشتہ دار سمجھ کر نہ ٹھہرائیں بلکہ یہ جلسہ کے مہمان ہیں اس لئے ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ہر مہمان کے ساتھ خواہ وہ رشتہ دار ہو یا نہ ہو حُسن سلوک ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے اور آپ احسن رنگ میں اپنی ڈیوٹی اور فرائض انجام دے سکیں۔

جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا:

کہ آخر پر کہوں گا کہ جب جلسہ ختم ہو تو صفائی کا بہت کام ہوتا ہے لنگر خانہ والے کارکنان صفائی کے کارکنان پر انحصار نہ کریں بلکہ خود بھی ساتھ ساتھ صفائی کرتے رہیں۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ جون تا اگست 2006ء)

بقیہ از جلسہ سالانہ کے متعلق بعض ارشادات اور نصائح

انتظامیہ سے تعاون

... جب شاملین جلسہ بھی انتظامیہ کی اس فکر کو سمجھ لیں اور اپنے آپ کو مہمان سمجھنے کی بجائے اُس نظام کا حصہ سمجھتے ہوئے مددگار بن جائیں تو انتظامیہ کی پریشانیاں بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ عموماً شامل ہونے والے اپنے رویوں، عمل اور دعاؤں سے مددگار بنتے ہیں۔

حاضرین جلسہ کے لئے دعائیں

☆ اللہ کرے کہ اس وقت امریکہ اور کینیڈا کے جو جلسے شروع ہو رہے ہیں وہاں بھی ہر شامل ہونے والا روحانی مائدہ سے اپنی جھولیاں بھرنے کی فکر کرتے ہوئے جلسے میں شامل ہو اور بھرپور فائدہ اُٹھانے اور اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچاننے کی کوشش کرے۔ تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں۔ صرف میلہ سمجھ کر شامل نہ ہوں اور صرف ملاقاتوں اور خوش گپیوں میں وقت گزارنے والے نہ ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب عموماً ہر جگہ دنیا میں جہاں بھی جلسے ہوتے ہیں، تقریروں کے معیار بھی بہت اچھے ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ شاملین جلسہ ان سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جو باتیں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بھی ہوں۔

جلسہ تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ

☆ پس یہ جلسہ بھی ہماری تبلیغ کا ذریعہ بنتے ہیں اس لئے ہر احمدی کو مَیں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ ان دنوں میں خاص طور پر اس سوچ کے ساتھ رہنا چاہیئے کہ ہم احمدیت کے سفیر ہیں۔ ہمارے نمونے ہیں جو دنیا نے دیکھنے ہیں۔

☆ پس غیر بھی باتوں کا اثر لیتے ہیں اور نوٹ کرتے ہیں اور یہ چیزیں اُن کی توجہ کھینچنے کا باعث بن رہی ہیں۔ مَیں تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوتا ہوں اور جماعت کو بھی شکر گزار ہونا چاہیئے کہ اسلام کی تعلیم کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانے کا کام اللہ تعالیٰ نے سپرد فرمایا ہے وہ لوگوں کی توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ بات ہمارے ان لوگوں کو بھی توجہ دلانے والی ہونی چاہیئے جو تقریروں پر بھی پوری توجہ نہیں دیتے، باتوں کو بھی غور سے نہیں سنتے اور اپنے کوئی معاملات ہوں، جھگڑے ہوں تو نظامِ جماعت کو چھوڑ کر دنیاوی عدالتوں کی طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ دنیا والے ہمارے طریق کو پسند کر رہے ہیں کہ یہ بڑا اچھا تربیتی طریق ہے۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 22 جولائی 2011ء)

بقیہ از جلسہ سالانہ کے شیریں ثمرات

محبت کرنے کا سلیقہ یہ ہے کہ کامل اطاعت کی جائے اور امام کے منشاء احکامات کی روح کو سمجھ کر عمل کیا جائے۔ تا کہ الٰہی مدد شامل حال رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''الٰہی مدد کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ باوجود دنیوی مخالفت کے ایک قوم بڑھتی چلی جاتی ہے اور کوئی روک اس کی ترقی میں حائل نہیں ہو سکتی۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ مومن قوم کی پشت پر آ جاتا ہے اور اس کے سایہ یعنی تصرف کو لمبا کر دیتا ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرتا تو سایہ ایک جگہ ٹکا رہتا یعنی مومن دنیا میں کوئی ترقی نہ کرتے پھر جس طرح سورج کے مقام کو دیکھ کر پتہ لگ جاتا ہے کہ سایہ کدھر جائے گا اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائیدات کو دیکھ کر یہ پتہ لگایا جا سکتا ہے کہ کون سی قوم ترقی کرے گی۔ ہاں یہ الٰہی مدد ہمیشہ ایک سی نہیں رہتی ایک مدت کے بعد جب قوم خراب ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پشت پناہی چھوڑ دیتا ہے اور وہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد ششم، صفحہ 509)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے شیریں ثمرات سے بہرہ ور کرے۔ آمین۔